عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۵ | ۲۸ ذوالحجہ تا ۵ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۳۷

حکومت کا اختیار اور قادیانی

ادائیگی حج کے بعد

کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاتی

س:...... گزارش یہ ہے کہ میں زیب النساء زوجہ محمد عبداللہ مرحوم کی بیوہ ہوں، میرے شوہر جو کہ ایک گورنمنٹ ادارے سوئی گیس کمپنی میں ملازم تھے، انہوں نے اپنی کمپنی میں ایک وصیت بنائی تھی جس میں انہوں نے اپنی تمام گریجویٹی الاؤنس وغیرہ میرے نام لکھی ہے، جس کی تفصیل منسلک ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وصیت کے مطابق میں ان تمام چیزوں کی حقدار ہوں یا ان پر وراثت جاری ہوگی؟ جبکہ مرحوم کے ورثا میں ایک بیوہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی حیات ہیں۔ مرحوم کے والدین، دادا، دادی، نانا، نانی کا انتقال ان کی زندگی میں ہوگیا تھا۔

ج:...... صورت مسئولہ میں آپ کے مرحوم شوہر کے تمام واجبات جو کمپنی نے ادا کئے ہیں وہ ان کا ترکہ شمار ہوں گے اور شرعاً تمام ورثا کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوں گے۔ آپ بھی چونکہ وارث ہیں اس لئے آپ کو شرعی حصہ ملے گا۔ وصیت کے مطابق مکمل واجبات کی حقدار نہیں ہوں گی۔ کیونکہ جو وارث ہوتا ہے اس کے لئے شریعت نے وصیت کرنے سے منع کیا ہی، اگر کوئی وصیت کرے تو وہ وصیت نافذ نہیں ہوگی کالعدم ہوگی اور محض وراثت میں سے حصہ ملے گا۔ اس لئے آپ کے مرحوم شوہر کے تمام ترکہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جائے جس میں سے ایک حصہ آپ کو، ایک آپ کی بیٹی کو اور دو، دو حصے ہر ایک بیٹے کو ملیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نماز میں الٹی چادر اوڑھنا

س:...... کیا یہ درست ہے کہ اگر کوئی خاتون نماز پڑھ رہی ہو اور اس نے جو چادر اوڑھی ہوئی ہو، اگر وہ الٹی ہو (یعنی اس پر جو ڈیزائن وغیرہ ہو وہ بھی الٹے نظر آرہے ہوں چادر الٹی پہننے کی وجہ سے) تو اس سے نماز نہیں ہوتی ہے؟

ج:...... نماز ہو جاتی ہے، مگر بہتر ہے کہ کپڑے کو سلیقے سے پہنا جائے، کیونکہ آپ بارگاہ الٰہی میں کھڑی ہیں اور جس طرح کسی تقریب میں آپ الٹا کپڑا پہن کر جانے کو عیب سمجھتی ہیں، نماز میں الٹا کپڑا پہننا نماز کی عظمت اور بارگاہ الٰہی کی شان کے خلاف ہے۔

س:...... میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ میں جب بھی نماز پڑھتی ہوں تو آنکھیں بند کرکے پڑھتی ہوں، اس طرح مجھے سکون بھی ملتا ہے، مزہ بھی آتا ہے، کیا آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنے سے نماز کے ثواب میں کوئی فرق تو نہیں آئے گا؟

ج:...... قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے، تاہم اگر ابتداً نماز میں دل لگانے کے لئے کوئی ایسا کرے تو جواز ہے۔

س:...... اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اس کے بدلے کوئی اور دعا یا تین بار ''قل ھو اللہ احد'' یعنی سورۂ اخلاص پڑھنا ٹھیک ہے؟

ج:...... دعائے قنوت یاد کریں، جب تک یاد نہ ہو کوئی دوسری دعا پڑھ لیا کرے، سورۂ اخلاص نہ پڑھے۔

کتے کے شر سے بچنے کے لئے

س:...... راستے میں ملنے والے کسی کتے کو اگر ''من قطمیر'' کہہ کر دم دی جائے تو وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا، کیا یہ بات درست ہے؟

ج:...... اگر کسی نے تجربہ کیا ہو تو بعید نہیں کہ کسی کتے کو ''من قطمیر'' کہہ دیا جائے تو وہ نقصان نہ پہنچائے۔ بہرحال اصحاب کہف کے کتے کا نام ''قطمیر'' تھا۔ بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ آیت الکرسی میں لفظ ''ولا یؤدہ'' پڑھ کر دم کیا جائے تو نقصان نہیں پہنچاتا۔ بہرحال یہ سب تجربات ہیں، قرآن وحدیث میں ایسی کوئی ہدایت نہیں ہے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری　صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی　مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۵　۲۸ رذوالحجہ تا ۵ رمحرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق یکم تا ۷ را کتوبر ۲۰۱۶ء　شمارہ:۳۷

اِس شمارے میں!

مکروہ اوقات میں نماز کی ادائیگی کا شرعی حکم	۵	محمد اعجاز مصطفی
ادائیگی حج کے بعد.....	۷	مولانا سید محمد ماجد حسن مظاہری
روضۂ رسول ﷺ... کتاب وسنت کی روشنی میں! (۲)	۱۰	مولانا محمد تبریز عالم قاسمی
تین بزرگوں کی رحلت	۱۳	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر	۱۴	مولانا محمد قاسم قاسمی
حکومت کا اختیار اور قادیانی!	۱۶	اشرف قریشی
دستور سے مسلسل انحراف کا نوٹس کیوں نہیں لیا جاتا؟	۱۹	مولانا زاہد الراشدی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۲۱	ادارہ
تبصرۂ کتب	۲۳	ادارہ
مرزا قادیانی کا تعارف وکردار (۶)	۲۵	حافظ عبیداللہ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(آن لائن بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(آن لائن بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　طابع: سید شاہد حسین　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

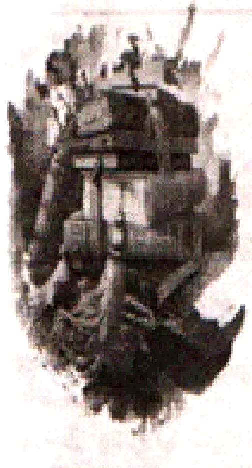

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

شرک (اصغر) یعنی ریا

۶:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "بے شک میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں تو شکر سے زیادہ شیریں ہیں، لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں! بے شک میں ان پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس سے بڑے بڑے عقلمند اور حلیم الطبع بھی حیران رہ جائیں گے، کیا یہ لوگ میری مہلت سے دھوکا کھا رہے ہیں یا میرے مقابلے کی ان کو جرأت ہوگئی ہے۔" (ترمذی)

یعنی یہ ریاکار میرے ڈھیل دینے سے مطمئن ہوگئے ہیں اور میری نافرمانی پر جری ہوگئے ہیں۔

۷:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابن عساکرؒ نے بھی یہ روایت تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل کی ہے، اس روایت میں اتنا اور ہے کہ لوگوں کے مقابلہ میں اپنے دین پر فخر کریں گے۔ (ابن عساکر)

یعنی یہ ریاکار دوسرے لوگوں پر اپنے اعمال کی دھونس جمائیں گے۔

۸:...... قیامت کے دن ایک شخص کے نامۂ اعمال جن پر مہر لگی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کردیے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں سے فلاں فلاں عمل نکال دو اور فلاں فلاں قبول کرلو، فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت کی قسم! ہم کو تو اس بندے کے اعمال میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک یہ اعمال جن کو میں نے رد کیا ہے، یہ میرے لئے نہیں تھے اور میں تو صرف ان اعمال کو قبول کرتا ہوں جو میرے ہی لئے کئے جائیں۔ (بزاز طبرانی)

فرشتے ظاہری اعمال کو جانتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ قلب کی نیت سے واقف ہے، یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

تین باتوں کی تاکید

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تین باتوں کی تاکید فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ موت کا ذکر اس کثرت سے کیا کرو کہ اور باتوں کا دھیان نہ رہے، دوسرے اللہ پاک کا شکر خوب کرو کہ اس سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے، تیسرے دعا کا خوب التزام کیا کرو کہ کیا معلوم کب قبول ہوجائے۔

(تنبیہ الغافلین ص:۳۸۵)

نماز

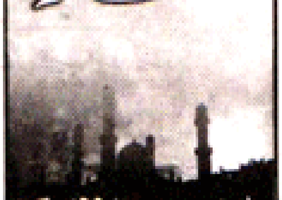

عملی شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

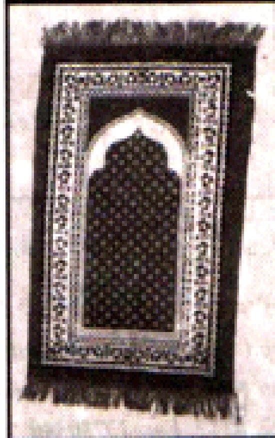

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مسائل وضو

س:...... کیا وضو میں کچھ احتیاطیں بھی بتلائی جاتی ہیں؟

ج:...... جی ہاں!

۱:... اگر ممکن ہو تو قبلے کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر وضو کریں۔

۲:... پانی کا استعمال ضرورت کے مطابق ہو (بالضرورت وضو، غسل اور استنجا و دیگر استعمالات میں) پانی جیسی عظیم نعمت کی ناقدری کرتے ہوئے اسراف (فضول خرچی) سے بچیں، چاہے سمندر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کر رہے ہوں۔ سر کے مسح کے دوران یا چہرہ، ہاتھ، پیر ملتے ہوئے پانی کا نل بند کردیں تاکہ پانی ضائع نہ ہو۔

۳:... پہلا دھویا ہوا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھولیں۔

۴:... وضو کرتے ہوئے باتیں نہ کریں۔

۵:... وضو کرتے ہوئے درمیان میں کسی بھی دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہوں۔ وضو مکمل کرنے کے بعد دوسرے کام کئے جائیں۔

۶:... انگوٹھی اور تنگ چوڑیوں کو اچھی طرح ہلائیں۔

س:...... کیا واش بیسن کے نل سے اس کے پاس کھڑے ہوکر وضو کرنے سے وضو ہوجائے گا؟

ج:...... جی ہاں! وضو تو ہوجائے گا، لیکن خلاف سنت کہلائے گا، لہٰذا بلاعذر اس کی مستقل عادت نہ ڈالی جائے، نیز بیسن خود بھی پاک صاف ہو اور اردگرد کی جگہ بھی پاک ہو تاکہ اس پر پانی پڑتے ہوئے جو چھینٹیں اڑیں وہ جسم اور لباس کو ناپاک نہ کردیں۔

س:...... وضو میں وضو کرنے کی جو ترتیب بتلائی گئی ہے کوئی اس کے خلاف کرے تو اس کا وضو ہوجائے گا؟

ج:...... جی ہاں! وضو ہو تو جائے گا لیکن خلاف سنت ہونے کی وجہ سے وضو کا اجر ملنے سے محرومی ہوسکتی ہے، لہٰذا جان بوجھ کر خلاف ترتیب وضو کرنے سے بچنا چاہئے۔

س:...... کچھ لوگ وضو کرلینے کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کچھ پڑھتے ہیں وہ اور اس کی حقیقت، حکم اور فضیلت کیا ہے؟

ج:...... وضو کی تکمیل کے بعد صرف آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے (شہادت کی انگلی اٹھا کر نہیں) دوسرا کلمہ (کلمۂ شہادت) "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔" پڑھا جاتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ پڑھنا وضو کی تکمیل کے حوالے سے ضروری نہیں ہے۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ وضو کے بعد اس کے پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ (مسلم ج:۱ ص:۱۲۲)

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

مکروہ اوقات میں نماز کی ادائیگی کا شرعی حکم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ایک اہم مسئلہ جو غالباً ایک سال سے شروع ہوا ہے، وہ یہ کہ حرمین میں جمعہ کی پہلی اذان زوال سے بھی پہلے دے دی جاتی ہے، جس کے سننے کے بعد لوگ سنتوں کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، حالانکہ صریح احادیث میں اس وقت نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

۱:..... ''عن عقبۃ بن عامرؓ قال: ثلث ساعات کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینہانا أن نصلی فیہن وأن نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتّٰی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب ، رواہ مسلم۔'' (مشکوٰۃ ص:۹۳ طبع: قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سرورِ کونین ﷺ تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے، اول: آفتاب کے نکلنے کے وقت، یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرے: دوپہر کا سایہ قائم ہونے یعنی نصف النہار کے وقت، یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے اور تیسرے اس وقت جبکہ آفتاب ڈوبنے لگے، یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔''

۲:..... ''عن عمرو بن عبسۃؓ قال: قدم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینۃ ، فقدمت المدینۃ فدخلت علیہ ، فقلت: أخبرنی عن الصلوٰۃ ۔ فقال : صل صلوٰۃ الصبح ، ثم أقصر عن الصلوٰۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع ؛ فإنہا تطلع بین قرنی الشیطٰن وحینئذ یجد لہا الکفار ، ثم صل فإن الصلوٰۃ مشہودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم أقصر عن الصلوٰۃ ؛ فإن حینئذ تسجر جہنم ، فإذا أقبل الفیء فصل ؛ فإن الصلوٰۃ مشہودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ، ثم أقصر عن الصلوٰۃ حتی تغرب الشمس ؛ فإنہا تغرب بین قرنی الشیطٰن وحینئذ یسجد لہا الکفار ، رواہ مسلم۔'' (مشکوٰۃ ص:۹۳ قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نماز کے اوقات بتا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے رک جاؤ، جب تک کہ آفتاب طلوع ہو کر بلند نہ ہو جائے؛ اس لئے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر (سورج کو پوجنے والے) اس کو سجدہ کرتے ہیں، پھر (اشراق کی) نماز پڑھو؛ کیونکہ اس وقت کی نماز مشہود ہے (یعنی فرشتے نمازی کی گواہی دیتے ہیں) اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ (جب) سایہ نیزہ پر چڑھ

جائے اور زمین پر نہ پڑے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو جائے) تو نماز سے رُک جاؤ؛ کیونکہ اس وقت دوزخ جھونکی جاتی ہے، پھر جب سایہ ڈھل جائے تو (ظہر کے فرض اور جو چاہو نفل) نماز پڑھو، کیونکہ یہ وقت فرشتوں کے شہادت دینے اور حاضری کا ہے، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، پھر نماز سے رُک جاؤ، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے؛ کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار (یعنی آفتاب کو پوجنے والے) اس کی طرف سجدہ کرتے ہیں۔"

۳:..... "عن عبداللّٰه الصنابحيؓ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: إن الشمس تطلع ومعها قرن الشیطٰن فإذا ارتفعت فارقها، ثم اذا استوت قارنها، فإذا زالت فارقها، فإذا دنت للغروب قارنها، فإذا غربت فارقها، ونهى رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن الصلٰوة في تلك الساعات، رواه مالك واحمد والنسائي۔" (مشکوٰۃ، ص:۹۵، قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے، پھر جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے، پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو شیطان آفتاب کے قریب آ جاتا ہے اور جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس کے قریب آ جاتا ہے اور جب آفتاب غائب (یعنی غروب) ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں (یعنی آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"

ٹھیک ہے کہ ایک روایت میں جمعہ کا استثناء ہے، لیکن وہ روایت ضعیف ہے، جیسا کہ صاحبِ مشکوٰۃ نے امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے:

"عن أبي الخلیل عن أبي قتادةؓ قال: کان النبي صلی اللّٰه علیه وسلم کره الصلٰوة نصف النهار حتّٰی تزول الشمس إلا یوم الجمعة وقال: إن جهنم تسجر إلا یوم الجمعة رواه أبو داؤد وقال: "أبو الخلیل لم یلق أبا قتادةؓ۔" (مشکوٰۃ، ص:۹۵، طبع: قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: "حضرت ابوالخلیل رحمہ اللہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک کہ سورج نہ ڈھل جائے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے، علاوہ جمعہ کے دن کے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ علاوہ جمعہ کے دن کے روزانہ (دوپہر کے وقت) دوزخ جھونکی جاتی ہے۔ اس روایت کو امام ابوداود رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ سے ابوالخلیلؒ کی ملاقات ثابت نہیں ہے (لہٰذا اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے)۔"

زائرین کرام کو چاہئے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے بعد سنتیں اور کوئی نفل نماز وغیرہ نہ پڑھیں، تاکہ اس وعید سے بچ سکیں اور ممنوع اوقات میں نماز پڑھنے والے فعل کے بھی مرتکب نہ ہوں۔

ہمارے مقتدا علماء حضرات کو بھی چاہئے کہ وہ سعودی عرب کے حکام اور علمائے کرام کے سامنے اس مسئلہ کو اُٹھائیں اور انہیں باور کرائیں کہ اس غیر مشروع فعل کے ارتکاب کا وہ سبب نہ بنیں اور جس طرح پہلے جمعہ کے دن زوال کے بعد پہلی اذان دی جاتی تھی اور اس کے چند منٹ بعد دوسری اذان دی جاتی تھی، اس عمل کو جاری رہنے دیں اور اس نئے طریقے کو رائج کر کے صریح احادیث کی مخالفت کا باعث نہ بنیں۔

وصلی اللّٰه تعالٰی علٰی خیر خلقه سیدنا محمد وعلٰی آله وصحبه أجمعین

ادائیگی حج کے بعد خالی ہاتھ نہ رہ جائیں!

انتخاب وترتیب: مولانا سیّد محمد ماجد حسن مظاہری، سہارنپور

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے، جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا عاشق دنیا کی ہر چیز کو خیرباد کہہ کر مستانہ وار نکل کھڑا ہوتا ہے اور تکالیف ومصائب کی پروا نہیں کرتا، اس لئے محض اللہ کی خوشنودی اور ادائے فرض وتعمیل ارشاد کی نیت سے حج کریں، نام ونمود یا سیر وتفریح، تبدیلی آب وہوا اور حاجی کا لقب حاصل کرنے کے لئے ہرگز سفر نہ کیا جائے اس سے اگرچہ حج کا فریضہ ادا ہو جائے گا مگر ثواب کی محرومی ہوگی۔

ہر سال کی طرح امسال بھی اس فرض کی ادائیگی اور حرم محترم کی حاضری کے لئے ہر ملک، ہر شہر اور علاقہ سے بندگان الٰہی جوق درجوق پہنچے اور حج کے ارکان کو حتی الامکان خوبی وخوش اسلوبی سے ادا کرنے کی کوشش کی۔

حاجی حج کے بعد خود کو مافوق الفطرت ہستی تصور کرنے لگتا ہے اسے دوسروں پر اپنی افضلیت اور اہمیت کا احساس ہونے لگتا ہے، حج کے باعث غیر حاجی کو حقیر وکمتر تصور کیا جاتا ہے، حج کے بعد اپنے آپ کو "حاجی" کہلوانے کا شوق اور خبط سوار ہو جاتا ہے، دوسرے بھی "حاجی صاحب" کہہ کر پکارتے ہیں اور "حاجی" اس نئے لقب کو سن کر پھولے نہیں سماتا حالانکہ یہ بھی شیطانی چال ہے، اپنی عبادتوں کو مشتہر کرنا "ریا" ہے، دکھاوا اور نفاق ہے، اسلامی تعلیمات کے قطعاً خلاف ہے۔

غور کریں! حج کوئی سند اور ڈگری نہیں ہے کہ اس کو کرنے سے آدمی سند یافتہ ہو جائے گا بلکہ حج بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے، ایک فرض ہے، جس فرض کی ادائیگی بلندیٔ درجات کا باعث اور عنداللہ مسؤلیت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

بہرحال حج ایک فرض کی ادائیگی کا نام ہے، کوئی سند اور ڈگری نہیں ہے اور علم دین کا اس قدر سیکھنا کہ حلال وحرام کی تمیز ہو جائے، ہر مسلمان پر فرض ہے، ہر عبادت چاہے نماز ہو یا روزہ، زکوٰۃ ہو یا حج سب میں اخلاص وللّٰہیت، خوف وخشیت، تقویٰ واحساس بندگی

حج ایک فرض کی ادائیگی کا نام ہے، کوئی سند اور ڈگری نہیں ہے اور علم دین کا اس قدر سیکھنا کہ حلال وحرام کی تمیز ہو جائے، ہر مسلمان پر فرض ہے، ہر عبادت چاہے نماز ہو یا روزہ، زکوٰۃ ہو یا حج سب میں اخلاص وللّٰہیت، خوف وخشیت، تقویٰ واحساس بندگی ضروری ہے، علم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

ضروری ہے، علم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ فرمان آب زر سے لکھنے کے قابل ہے: "لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن العلم الخشیۃ۔" (حلیۃ الاولیاء)... کثرت معلومات کا نام علم نہیں ہے، علم تو خوف خدا کا نام ہے....

اسی طرح حج ہے جس کے ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے کے باوجود اللہ سے یہ امید اور توقع رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمالے تو بڑی بات ہے ورنہ خدا معلوم ہر سال کتنے لوگ حج کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کے حج کو قبولیت نصیب نہیں ہوتی۔

اس دور کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ کسی بھی فرض کی ادائیگی کے لئے خشوع وخضوع، انابت الی اللہ، تقویٰ و بندگی اور رجوع الٰہی کی صفات حسنہ سے دور رہ کر محض ارکان کی ادائیگی پر ہمارا زیادہ تر انحصار اور مدار رہ گیا ہے، ریا اور دکھاوے نے خلوص کی جگہ پر قبضہ کرلیا، نفاق جڑ پکڑ گیا، خوف وخشیت کو ہم نے سلام کرلیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اپنی عبادات پر عُجب، غرور، تکبر اور دکھاوا جیسی بُری صفات پیدا ہوگئیں، ایک آدمی زندگی بھر نماز پڑھتا رہے پھر بھی اس کو "نمازی" کہہ کر نہیں پکارا جاتا، ایک آدمی تاحیات روزہ رکھتا رہے پھر بھی اس کو "روزہ دار" نہیں کہا جاتا، ایک شخص ہمیشہ زکوٰۃ ادا کرتا رہے مگر اسے بھی "زکوتی" نہیں کہا جاتا لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک بار حج کرلے تو اسے "الحاج، زائر حرم اور حاجی" جیسے القاب دے دیئے جاتے ہیں، حالانکہ شریعت میں حج سے زیادہ نماز کی تاکید اور اس کو ادا نہ کرنے پر سخت ترین وعیدیں سنائی گئی ہیں، لیکن لوگوں نے اپنے قول وعمل سے حج ہی کو اشرف العبادات بنادیا ہے؟ فیاللعجب۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ عرض کیا: "حج سے واپس آرہا ہوں، پوچھا حج کرچکے؟ عرض کیا: کرچکا فرمایا: جس وقت گھر سے

روانہ ہوئے اور عزیزوں سے جدا ہوئے تھے، اپنے تمام گناہوں سے بھی مفارقت کی نیت کرلی تھی؟ کہا: نہیں، یہ تو نہیں کیا تھا، فرمایا: بس پھر تم سفر حج پر روانہ ہی نہیں ہوئے، پھر فرمایا کہ راہِ حق میں جوں جوں تمہارا جسم منزلیں طے کررہا تھا تمہارا قلب بھی قربِ حق کی منازل طے کرنے میں مصروف تھا؟ جواب دیا کہ یہ تو نہیں ہوا، ارشاد ہوا کہ پھر تم نے سفر حج کی منزلیں طے ہی نہیں کیں، پھر پوچھا کہ جس وقت احرام کے لئے اپنے جسم کو کپڑوں سے خالی کیا تھا اس وقت اپنے نفس سے بھی صفاتِ بشریہ کا لباس اتارا تھا؟ کہا: نہیں! یہ تو نہیں ہوا تھا، ارشاد ہوا پھر تم نے احرام ہی نہیں باندھا، پھر پوچھا: عرفات میں وقوف کیا تو کچھ معرفت بھی حاصل ہوئی؟ کہا: نہیں! یہ تو نہیں ہوا، ارشاد ہوا پھر عرفات میں وقوف ہی نہیں کیا، پھر پوچھا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو مقامِ صفا اور درجۂ مروہ کا بھی کچھ ادراک ہوا تھا؟ کہا: نہیں! یہ تو نہیں ہوا، ارشاد ہوا کہ پھر تم نے سعی بھی نہ کی، پھر پوچھا کہ جب منیٰ آئے تو اپنی ساری آرزوؤں کو تم نے فنا کیا؟ کہا: نہیں! یہ تو نہیں کیا تھا، ارشاد ہوا کہ پھر تمہارا منیٰ جانا لاحاصل رہا، پھر پوچھا کہ قربانی کے وقت اپنے نفس کی گردن پر بھی چھری چلائی تھی؟ کہا: نہیں! یہ تو نہیں کیا تھا، ارشاد ہوا کہ پھر تم نے قربانی ہی نہیں کی، پھر پوچھا کہ جب کنکریاں ماری تھیں تو اپنے جہل و نفسانیت پر بھی ماری تھیں؟ کہا: نہیں! یہ تو نہیں کیا تھا، ارشاد فرمایا کہ پھر تم نے رمی بھی نہ کی اور اس ساری گفتگو کے بعد آخر میں فرمایا کہ تمہارا حج کرنا نہ کرنا برابر رہا، اب پھر جاؤ صحیح طریقہ پر حج کرو۔"

مندرجہ بالا واقعہ کو ملاحظہ فرما کر غور کیا جائے کہ حج کے سلسلہ میں ہم سے کس قدر کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں، نہ صحیح طور پر حج کے ارکان ہم سے ادا ہوتے ہیں، نہ سفر حج کو مبارک و مسعود بنانے کی ہم کوشش کرتے ہیں، نہ تو حقوق العباد کا خیال ہوتا ہے اور نہ ہی حقوق اللہ کی کوئی فکر دامن گیر ہوتی ہے، نہ مشتبہ مال سے اجتناب ہوتا ہے، نہ دل کی صفائی اور فکری پراگندگی دور کی جاتی ہے، نہ خواہشات نفسانی کو دبایا جاتا ہے، نہ عاجزی و انکساری اختیار کی جاتی ہے، نہ نظروں کو نیچا کیا جاتا ہے، سفر حج کے لئے انواع و اقسام کے پُرتکلف کھانوں اور ناشتوں کا انتظام کیا جاتا ہے کہ اس پر سفر کا اطلاق بھی نہ ہوسکے۔ حرم محترم میں دنیاوی گفتگو، تجارتی معاملات، اشیائے خورد و نوش کی تیاری، ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لئے بھاگ دوڑ، مکہ مکرمہ کی مارکیٹوں اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں ایسے لوگوں کا اژدہام جو صرف اور صرف عبادت اور ایک فرض کی تکمیل کے لئے ہزاروں میل کی صعوبتیں برداشت کرکے وہاں پہنچے ہیں یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عبادات کے بجائے تجارتی معاملات طے کئے جانے لگے، کمال تو یہ ہے کہ اس مبارک سفر سے واپسی پر ریڈیو، ویڈیو گیم، کیمرے اور ٹی وی وغیرہ بھی حجاج کرام اپنے ساتھ لارہے ہیں پھر ایسے سفر کو کس طرح مبارک اور مسعود قرار دیا جاسکتا ہے؟

مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوریؒ فرماتے ہیں کہ: "احتساب کیجئے کہ آپ کا حج کس قسم کا ہے؟ مالدار بھی سوچیں کہ انہوں نے حقیقی معنوں میں حج کیا ہے یا سیر و تفریح کے طور پر روپیہ پیسہ کے بل بوتے پر ایک لمبا چوڑا سفر کر ڈالا ہے.... متوسط درجہ کے لوگ بھی غور کریں کہ انہوں نے اس مقدس سفر میں خرید و فروخت اور تجارت کا کام دھندا ہی کیا ہے یا حج و مناسک کو دینی روح کے ساتھ ادا کیا ہے، لکھے پڑھے اور علماء جماعت کو بھی احتساب کرنا چاہئے کہ اس نے اس مبارک موقع پر اپنی عزت و شہرت کے لئے کیا کیا، کیا ہے، اور اللہ و رسول کے لئے کیا کیا ہے؟ وہ مفلس و تنگدست جن کے پاس کھانے تک کا ٹھکانہ نہیں تھا، مگر وہ حج کے لئے گئے ان کو بھی جائزہ لینا چاہئے کہ انہوں نے اللہ وحدہٗ لاشریک لہ اور اس کے پاک رسول کے دربار میں آتے جاتے کن کن مقامات پر کیسے کیسے لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کیا ہے۔

آج ہر قسم کی سفری آسانیاں موجود ہیں، آپ جیسے چاہیں حج کرسکتے ہیں مگر دیکھئے کہ حج کے مقدس اجتماع سے آپ کیا لے کر لوٹے ہیں اور آپ نے کیا کھویا اور کیا پایا ہے؟"

(حج کے بعد، قاضی اطہر مبارکپوریؒ، ص۲۲)

حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ نے لکھا ہے کہ: "دل والوں نے جب حج ادا کئے ہیں بار ہا اس طرح کئے ہیں کہ محض تن والے دنگ رہ گئے ہیں نہ زاد و توشے کی فکر ہے نہ مرکب و راحلہ کا سامان کیا ہے، نہ کسی رفیق عزیز کو ہمراہ لیا ہے، نہ منزلوں پر پہنچ کر قیام کیا

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

ہے، نہ پانی کی صراحیاں ساتھ لی ہیں، تن تنہا اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور خالی ہاتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، بادیہ کی چلچلاتی ہوئی ریگ پر ننگے پیر اور عرب کی انتہائی کڑی دھوپ میں ننگے سر، ایک دو دن کی نہیں، ہفتوں اور مہینوں کی مسافتیں طے کی ہیں، روزوں پر روزے رکھے ہیں اور فاقوں پر فاقے کئے ہیں، کوئی ایک دو مثالیں ہوں تو درج کی جائیں کس کس کے نام اور کہاں تک گنائے جائیں۔ طاؤس الفقراء الشیخ ابونصر سراج اپنی کتاب اللمع میں اس طرح کی بہت ساری حکایات درج کرکے لکھتے ہیں کہ ان اللہ والوں کے آداب حج یہ ہیں کہ جب یہ میقات پر پہنچ کر غسل کرتے ہیں تو اپنے جسم کو پانی سے دھونے کے ساتھ ہی اپنے قلب کو توبہ میں غسل دیتے ہیں، جب احرام پہننے کے لئے اپنے جسم سے لباس اتارتے ہیں تو قلب سے بھی لباس محبت دنیا اتار ڈالتے ہیں، جب زبان سے لبیک لاشریک لک لبیک کہنا شروع کردیتے ہیں تو حق کو پکارنے کے بعد شیطان ونفس کی پکار پر جواب دینا اپنے اوپر حرام قرار دے لیتے ہیں، جب خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگتے ہیں تو آیت کریمہ "وتری الملئکة حافین من حول العرش" کو یاد کرکے عرش الٰہی کے گرد طواف کرنے والے فرشتوں کا تصور جماتے ہیں جب حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں گویا اس وقت حق تعالیٰ کے ہاتھ پر اپنی بیعت کی تجدید کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنے ہاتھ کا کسی خواہش کی طرف بڑھانا گناہ سمجھتے ہیں، جب صفا پر چڑھتے ہیں تو اپنے قلب کی کدورت کو بھی صفائی سے بدل لیتے ہیں، جب سعی کرنے میں تیز دوڑتے ہیں تو گویا شیطان سے بھاگتے ہوتے ہیں، جب عرفات میں حاضر ہوتے ہیں تو تصور کے سامنے میدان حشر کا نقشہ جماتے ہیں، جب مزدلفہ میں آتے ہیں تو ان کے قلب ہیبت و عظمت حق تعالیٰ سے لبریز ہوتے ہیں، جب سر منڈاتے ہیں تو ساتھ ہی اپنے نفسوں پر چھری چلاتے رہتے ہیں.... جنہوں نے یہ آداب حج اپنی کتابوں میں لکھے اور جو انہیں عمل میں لائے وہ نور کے بنے ہوئے اور آسمانوں پر اڑنے والے فرشتے نہ تھے، ہماری آپ کی طرح مٹی کے پتلے اور اسی مادی زمین پر چلنے پھرنے والے انسان ہی تھے۔"

(سیاحت ماجدی ص:۴۲۹،۴۳۰)

علامہ ابن الحاج اندلسیؒ نے سفر حج سے واپس آنے والوں کے لئے ایک عظیم پیغام تحریر فرمایا ہے کہ: "حج سے واپس ہوکر حاجی نیک کاموں مثلاً علم و عبادت وغیرہ کے حاصل کرنے میں لگ جائے، کیونکہ نیکیوں سے باز رہنا، بُرائیوں کا ارتکاب کرنا ہے اور حاجی اس وقت بُرائیوں سے پاک ہوچکا ہے اور نیکیوں کے حاصل کرنے کے قابل ہے، اس وقت اس کے لئے نیکیاں بہت آسان ہوگئی ہیں اور بُرائیاں اس پر بھاری ہوگئی ہیں، اس حالت کو اپنی پوری زندگی تک قائم رکھے، کیونکہ یہ اس شخص کی علامت ہے جس کا حج مقبول ہوچکا ہے، نیز حاجی باقی زندگی میں نیکیوں کے لئے پوری جدوجہد جاری رکھیں تاکہ اس کا حشر قیامت کے دن اس جماعت میں سے ہو جس کے دامن پر گناہوں کے دھبے نہیں، کیونکہ اس کے گناہ بخشے جاچکے ہیں اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت ہی محبوب اور خوشگوار حالت میں ہے، اس حال میں جس وقت بھی موت آجائے اسے طہارت اور سلامتی کی حالت میں پائے گی۔"

حضرت قاضی اطہر مبارک پوریؒ اس مقدس طائفہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ: "اے حجاج کرام! آپ خوب سمجھ لیں کہ اگر حج و زیارت کی برکتوں سے اپنے دامن کو بھر کر آئے ہیں اور یقیناً آئے ہیں تو آپ بہت ہی خوش نصیب ہیں، آپ کا یہ مقدس سفر ہر طرح کامیاب ہے اور وطن کی مراجعت مسعود و مبارک ہے، اگر آپ کے اندر حج وزیارت نے ایمان کی حرارت بھر دی ہے اور آپ کی روح ونظر حرمین شریفین کے مصلّی اور پاک جلووں سے معمور ہوگئی ہے تو آپ اپنے گھر رہ کر حرمین شریفین سے قریب ہیں اور آپ کا تعلق ان سے بہت گہرا ہے، مگر اس کے لئے شرط یہی ہے کہ آپ جس حالت میں آئے ہیں، اسی حالت پر اپنی زندگی بسر کریں۔"

ایک صاحب دل عارف باللہ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ "کم من رجل بخراسان اقرب الی ھذا البیت ممن یطوف" "بہت سے خراسان کے رہنے والے اس آدمی کے مقابلہ میں کعبہ سے زیادہ قریب ہیں جو اس کا طواف کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام حجاج کرام کے حج کو قبول فرمائے اور اس کی برکات سے زندگیوں کو معمور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ☆☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

روضۂ رسول ﷺ… کتاب وسنت کی روشنی میں!

مولانا محمد تبریز عالم حلیمی قاسمی، حیدرآباد دکن

گزشتہ سے پیوستہ

روضۂ اقدس پر درود افضل ہے یا سلام؟

علامہ باجیؒ کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہوکر سلام پڑھنا افضل ہے؛ کیونکہ حدیث میں ”ما من مسلم یسلم علیّ عند قبری“ وارد ہوا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ لکھتے ہیں:

”لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلاۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے: اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ، ”السلام علیک یا نبی اللہ“ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔ اس صورت میں علامہ باجیؒ اور علامہ سخاویؒ دونوں کے قول پر عمل ہوجائے گا۔“

(فضائل درود شریف: ۴۲)

جب تک مدینہ میں قیام ہو خوب سلام عرض کیجیے۔ مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”جب تک مدینہ منورہ میں قیام ہو کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہوکر سلام عرض کیا کرے، خصوصاً پانچ نمازوں کے بعد۔“ (زبدہ)

مسئلہ: اگر کسی وقت خاص مواجہ شریف پر حاضری کا موقع نہ ملے تو روضۂ اقدس کے کسی طرف بھی کھڑے ہوکر یا مسجد نبوی میں کسی جگہ بھی سلام عرض کرسکتا ہے، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہوکر سلام عرض کرنے کی ہے۔

مسئلہ: عورتوں کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور مواجہ شریف میں حاضر ہوکر سلام عرض کرنا چاہیے، البتہ ان کے لئے بہتر ہے کہ رات کے وقت حاضر ہوں، اور جب زیادہ ازدہام ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کردیں۔ (جواہر الفقہ: ۳/۱۷۶)

روضۂ اقدس پر حاضری کے آداب:

جب روضۂ اقدس پر حاضری کا ارادہ ہو تو خوب طہارت ونظافت کا اہتمام کرنا چاہیے، مناسب یہ ہے کہ غسل کرلے اور اچھا سا لباس زیب تن کرکے بالوں میں کنگھا کرلے، خوشبو اور سرمہ کا اہتمام ہو، اپنی قیام گاہ سے باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، وقار کے ساتھ ڈرتے رہے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہوجائے، قدم اٹھاتے ہوئے مسجد نبوی تک آئیں، آسانی ہو تو باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کرے، اور دایاں قدم رکھتے ہوئے:

”بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ اللّٰھم اغفرلی ذنوبی، وافتح لی ابواب رحمتک“ پڑھ لے اور اعتکاف کی نیت کرلے، اگر سہولت ہو تو سیدھے ریاض الجنۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے محاذ میں یا جہاں آسانی سے ہوسکے، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، نماز سے فارغ ہوکر اپنے ہوش وحواس درست کرے، تاکہ سستی و غفلت نہ کرے، اس کا استحضار کرے یہ دربار کس کا ہے، محبوب رب العالمین کا، شفیع المذنبین کا، رحمۃ للعالمین کا، یہ سوچے کہ یہاں تو مقرب فرشتے حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل وغیرہ سلام کو آتے ہیں، اور روضہ اقدس کی جانب نہایت سکون و وقار کے ساتھ بڑھے اور مواجہ شریف پر پہنچنے کی کوشش کرے، جالی مبارک میں تین جھروکے ہیں، اندر کی طرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہونا چاہیے یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب ہونا بے ادبی ہے، آنکھیں پرنم ہوں، دل دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، ادھر ادھر دیکھنا، اندر جھانکنا، سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھنا چاہیے۔

مکی مدنی ہاشمی مطلبی
آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی
آہستہ قدم، نیچی نگاہ، پست ہو آواز
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی

اب یہ تصور کرے کہ چہرہ انور اس وقت میرے سامنے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری حاضری کی خبر ہے، پھر ذوق وشوق سے صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے، مخصوص سلام یاد ہو تو وہ پڑھے ورنہ الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، والصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ پڑھے، اگر دوسرے لوگوں نے سلام پہنچانے کی درخواست کی ہو ان کا سلام پہنچا دینا چاہیے، پھر اللہ سے دعائیں مانگی جائیں اور سرکار دو

عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائے مغفرت کی درخواست کرنی چاہئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھنا چاہئے پھر تقریباً ایک ہاتھ بائیں ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھنا چاہئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آجائے، اور خوب دعائیں کرے، اور حضرات شیخین کے لئے بھی دعائیں مانگنی چاہئے، پھر عزیز و اقارب، دوست واحباب اور جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہے، ان کے لئے بھی دعائیں مانگے، پھر تمام مسلمانان عالم کی خیر و بھلائی کی دعا کر کے دعا ختم کرے، تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (فتح القدیر: ۳/۱۸۰، کتاب الحج، شرح الشفا للملا علی قاری: ۲/۱۶۱، فصل فیما یلزم من دخل المسجد، وفاء الوفاء: ۴/۱۲۵، الفصل الرابع فی آداب الزیارۃ، معلم الحجاج: ۳۹۱)

روضۂ رسول کا ادب واحترام، چند آیات:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے الخصائص الکبریٰ میں روضۂ رسول کے مقام ومرتبہ اور ادب واحترام پر قرآن کریم کی چار آیات کے ذریعہ استدلال کیا ہے، ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سننے اور جاننے والے ہیں۔ (الحجرات:۱)

(۲) اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، نبی کی آواز سے، اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو، جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (الحجرات:۲)

(۳) بے شک وہ لوگ رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں، وہ لوگ ایسے ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے، ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (الحجرات:۳)

(۴) بے شک وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں، اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (الحجرات:۵)

ان آیات کو لکھنے کے بعد آگے لکھتے ہیں:

روضۂ اقدس پر آواز بلند کرنا، چلانا مکروہ ہے، کیونکہ آپ کا ادب واحترام بعد وفات اس طرح ہے جس طرح آپ کی زندگی میں تھا۔

آگے ایک واقعہ نقل کیا ہے: ابن حمید سے روایت ہے کہ ابوجعفر المنصور نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مسجد نبوی میں مناظرہ کیا، اس وقت ابوجعفر خلیفہ کے ساتھ پانچ سو شمشیر بند موجود تھے، امام مالک نے ابوجعفر سے فرمایا: اے امیر المومنین اس مسجد میں اپنی آواز اونچی نہ کرو؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ادب سکھلایا ہے، لاترفعوا اصواتکم (الحجرات) اور ان مسلمانوں کی تعریف کی گئی ہے جو آواز پست رکھتے ہیں: ان الذین یغضون اصواتھم (الحجرات) اور بے ادب لوگوں کی مذمت فرمائی ہے، ارشاد ہے: ان الذین ینادونک من وراء الحجرات۔ (الحجرات) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام بعد وصال بھی ایسا ہے جیسا کہ حیات مبارکہ میں تھا یہ سن کر خلیفہ ابوجعفر نے عاجزی اختیار کی۔

(الخصائص الکبریٰ: ۲/۴۷۳، مطبوعہ دارالکتب بیروت)

روضۂ رسول کی حفاظت کا ایک واقعہ:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس وہ ذات تھی جس کی حفاظت، بحالت زندگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر فرشتوں کے ذریعہ کی جاتی تھی، چاہے وہ مکہ میں آپ کے قتل کا منصوبہ ہو یا یہودیوں کی بستی میں پتھر گرانے یا زہر کھلانے کا واقعہ ہو، ہر موقع پر من جانب اللہ آپ کی حفاظت کی گئی، دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد تاریخ میں ایک واقعہ ایسا بھی پیش آیا کہ دو خبیث الفطرت یہودیوں نے قبر اطہر سے نعش مبارک نکالنے کا غلیظ منصوبہ بنایا تھا؛ لیکن یہاں بھی نصرت الٰہی مانع بن گئی۔ اختصار کے ساتھ واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

ابن العماد حنبلی (م:۱۰۹۸ھ) نے اپنی کتاب شذرات الذہب میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے: واقعہ ۵۵۷ھ کا ہے، راقم الحروف نے مضمون کو الفاظ کا جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔

مشہور مجاہد فی سبیل اللہ اور بزرگ امیر المومنین سلطان نور الدین محمود زنگی ایک رات امور مملکت کی انجام دہی اور عبادات و وظائف سے فراغت کے بعد جیسے ہی سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور کے ساتھ دو اور چہرے نظر آنے لگے، جن پر نحوست کے آثار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطان نور الدین کو متوجہ کرتے ہوئے کہا: "یا محمود انقذنی من ھذین الشخصین"... مجھے ان دو شیطان صفت لوگوں سے نجات دلاؤ... سلطان نور الدین نے اپنے وزیر جمال الدین موصلی کو فوراً بلایا، امیر المومنین نے اپنا خواب بیان کیا، وزیر نے کہا: ایسا لگتا ہے کہ مدینہ میں کوئی حادثہ ہونے والا ہے، ہمیں بلا تاخیر مدینہ جانا چاہئے، چنانچہ امیر المومنین نے فوراً کوچ کا اعلان کیا، اور بیس نامور قسم کے افراد پر مشتمل ایک قافلے کی ہمراہی میں انتہائی سبک رفتار سواریوں پر مدینہ منورہ کی جانب چل پڑے، اور تقریباً سولہ روز کی مسافت کے بعد آپ مدینہ پہنچ گئے، امیر المومنین نے مدینہ کے گورنر سے رسمی گفتگو کے بعد اپنی آمد کا مقصد بتایا؛ چنانچہ باہمی مشاورت کے بعد یہ فیصلہ

کیا گیا کہ مدینہ کے ہر ہر فرد کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، ہر کسی کو شاہی دعوت نامہ دیا جائے، کہ امیر المومنین دار الخلافہ دمشق سے روضہ رسول کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہیں، زیارت کے بعد امیر المومنین کی طرف سے تمام اہل مدینہ کی ضیافت کا اہتمام کیا گیا ہے، اس کے بعد امیر المومنین اپنے ہاتھوں ہدایا بھی تقسیم کریں گے، ہر فرد کا حاضر ہونا ناگزیر ہے۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، ہر شخص کو ہدیہ دیتے وقت امیر المومنین اس کے چہرے کو بغور دیکھتے تھے، تمام لوگ فارغ ہوگئے؛ لیکن وہ دونوں چہرے نظر نہ آئے، امیر المومنین حد درجہ پریشان ہوئے، اور گورنر سے پوچھا: کیا کوئی باقی تو نہیں ہے؟ گورنر نے بتایا کہ سوائے دو شخصوں کے باقی سب نے شرکت کی ہے، وہ بزرگ ہیں جو اندلس سے آئے ہوئے ہیں، وہ عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ گوشہ نشین بھی ہیں، مالدار بھی ہیں، اس لئے عموماً کسی سے ملتے جلتے نہیں ہیں، اس لئے ہم نے انہیں مدعو بھی نہیں کیا کہ انہیں خلل ہوگا۔

امیر المومنین کو سخت غصہ آیا اور فوراً انہیں بلانے کا حکم دیا، وہ دونوں آئے، سلطان نور الدین کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ خواب میں جن دو چہروں کو دیکھا تھا وہ منحوس چہرے انہیں دو آدمیوں کے تھے، امیر المومنین نے پوچھا تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم حج کے لئے آئے تھے، پھر مدینہ آئے تو اب یہاں سے جانے کو جی نہیں کرتا، امیر المومنین نے کہا: سچ سچ بتاؤ ورنہ تمہیں عبرتناک سزا دی جائے گی، ان دونوں نے گھبراہٹ کے عالم میں حقیقت حال بتائی کہ ہم دونوں یہودی ہیں، اور ہمیں ایک مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے کہ کسی طرح ہم تمہارے رسول کا جسم اطہر ان کے روضہ سے نکال کر اسلام مخالف طاقتوں تک پہنچا دیں، جب روضہ میں رسول ہی نہیں ہوں گے تو مسلمانوں کے حوصلے پست ہو جائیں گے، انہیں شکست دینا آسان ہوگا، چنانچہ ہم جسم اطہر کو چوری کرنے کے لئے آئے ہیں۔

امیر المومنین ان مکاروں کو لے کر ان کے کمرے میں پہنچے اور ہر چیز کا باریکی سے جائزہ لیا، لیکن کچھ نظر نہیں آیا، کمرے سے نکلتے وقت اپنے پاؤں کے نیچے پڑی ہوئی چٹائی کو ہٹایا، تو سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ نیچے ایک بڑا سوراخ نظر آیا، جس میں ایک شخص آرام سے اتر سکتا تھا، سلطان نور الدین نیچے اتر گئے، نیچے ایک بہت بڑی سرنگ تھی، آپ اندر چلتے گئے اور جب سرنگ کے کنارے پہنچے تو انگشت بدنداں دیکھتے رہ گئے، کہ اس کا آخری سرا روضہ اقدس کی دیوار تک پہنچ چکا ہے؛ بلکہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المومنین کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی دکھائی دیئے، اس کے بعد ان دونوں نام نہاد بزرگوں کو عبرتناک سزا دلوائی، انہیں قتل کروا دیا اور اس کے بعد روضہ اقدس کے چاروں طرف سیسہ پلائی ہوئی فولادی اور آہنی دیواریں تعمیر کروائیں تاکہ آئندہ کوئی ایسا ناپاک اقدام نہ کرسکے۔ (شذرات الذہب فاخبار من ذہب: ۶/۰۸۳، المکتبۃ الشاملۃ)

بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں روضہ رسول کی زیارت کی سعادت سے بار بار سرفراز فرمائے، کیونکہ یہ زیارت ایسی لازوال نعمت ہے جس کی کثرت، انسان کے لئے سب سے بڑے شرف و سعادت کی باعث ہے۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حل المشکلات

قدوۃ السالکین، مخدوم العلماء والمشائخ حضرت اقدس سیدی ومرشدی حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی نور اللہ مرقدہ ایک وظیفہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور فرماتے یہ ”حل المشکلات“ ہے۔ بندہ نے ذاتی طور پر اس کا مشاہدہ کئی مرتبہ کیا۔ اللہ پاک نے فضل وکرم فرمایا۔

۱:... بندہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء تعلیم سے فارغ ہوا، ملازمت نہیں مل رہی تھی۔ ابھی چند دن وظیفہ کیا تو مجلس نے بلا لیا۔

۲:... بندہ کی شادی ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔ ۱۹۷۱ء میں ایک بچی ہوئی جو فوت ہوگئی۔ ۱۹۷۷ء تک کوئی اولاد نہ ہوئی، وظیفہ شروع کیا تو اللہ پاک نے اولاد سے نوازا۔

۳:... رحیم یار خان میں ایک جماعتی ساتھی شیخ محمد اسلم ہوا کرتے تھے، انہوں نے اپنی کسی مشکل کا اظہار کیا تو انہیں بتلایا ان کا مسئلہ حل ہوگیا۔ وظیفہ درج ذیل ہے: ”حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ“ (نوٹ: اللہ پر وقف کرتا ہے)۔

۱۱۴ مرتبہ اول آخر طاق عدد درود شریف صبح اور مغرب یا عشاء کے بعد چالیس دن کریں ان شاء اللہ! مسئلہ حل ہوگا۔

(مولانا) محمد اسماعیل شجاع آبادی

تین بزرگوں کی رحلت

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مولانا میاں محمد مختار عمر

(وفات: ۲۵/اگست ۲۰۱۶ء مکہ مکرمہ)

پاکستان کے نامور عالم دین اور بزرگ رہنما مولانا محمد نافع مرحوم جامعہ محمدی ضلع چنیوٹ کے بڑے صاحبزادے مولانا میاں محمد مختار عمر صاحب امسال ذوالقعدہ کے اواخر میں ہفتہ کے روز حج بیت اللہ شریف کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور جمعرات کو مکہ مکرمہ میں ہی وصال فرمائے عالم آخرت ہوئے۔

اپنے تایا حضور حضرت محمد ذاکر مرحوم محمدی شریف، والد گرامی مولانا محمد نافع مرحوم اور پروفیسر محمد متین ہاشمیؒ کے شاگرد تھے۔ اپنے والد گرامی کی تالیفات وتصنیفات کے سلسلہ میں حوالہ جات کی تلاش، مسودہ جات کی تبییض میں مدد فرماتے تھے۔ والد گرامی کی زندگی میں ان کی تالیف "رحماء بینھم" کے نام اور مناسبت سے "رحماء بینھم" ٹرسٹ قائم کیا تھا، جس کے تحت بہت اہم منصوبوں پر کام کا آغاز کیا ہوا تھا۔ گزشتہ دنوں چناب نگر مدرسہ ختم نبوت میں دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے، زہے نصیب کہ مکہ مکرمہ کی دھرتی نے اپنے بطن میں ان کو سمولیا۔

مولانا احمد علی قصوری

(وفات ۲۹/اگست ۲۰۱۶ء)

بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین مولانا احمد علی قصوری وصال فرماگئے۔ آپ شعلہ نوا خطیب تھے، آپ کی زندگی سراپا تحریک تھی، گفتگو بھرپور معلوماتی ہوتی۔ آپ بچے تلے انداز میں گفتگو سے سامعین کے دل موہ لیتے تھے۔ آپ نے جمعیۃ علماء پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ پروفیسر طاہر القادری کی علماء منہاج القرآن میں متحرک رہے، آج کل آپ نے مرکز اہل سنت کے نام سے ادارہ قائم کر رکھا تھا۔ کارکنان تحریک پاکستان کے پلیٹ فارم سے بھی کام کیا۔ آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اس وقت آپ بھرپور جوان تھے۔ تحریک کے الاؤ کو روشن رکھنے کے لئے آپ نے دن رات ایک کردیا، اس وقت آل پارٹیز پنجاب مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا عبیداللہ انور تھے۔ جناب بارک اللہ خان ایڈووکیٹ، مولانا قاری محمد اجمل خان، جناب علی غضنفر کراروی اور مولانا احمد علی قصوری، مولانا عبیداللہ انور کے دست وبازو شمار ہوتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد شریف جالندھریؒ اپنی اکثر مجالس میں فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندی حضرات میں سے مولانا محمد ضیاء القاسمی، اہل حدیث حضرات میں سے علامہ احسان الٰہی ظہیر، شیعہ حضرات میں سے علامہ علی غضنفر کراروی اور بریلوی حضرات میں سے مولانا احمد علی قصوری پر مشتمل ٹیم کا کراچی سے پشاور تک ایک تبلیغی مربوط دورہ ہو جائے تو فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے بہت بڑی پاکستان کی خدمت ہوگی۔ مولانا احمد علی قصوری گزشتہ سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی تشریف لائے، بھرپور خطاب کیا، جسے تعلیم یافتہ طبقہ نے بہت پسند کیا۔ ان کی وفات سے اب یہ باتیں تاریخ کا حصہ رہ گئیں۔

مولانا احمد سعید لدھیانوی

(وفات: ۲۳/اگست ۲۰۱۶ء)

کل ہند مجلس احرار اسلام کے بانی رہنما رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کے بھتیجے اور مدرسہ اشرف المدارس فیصل آباد کے بانی مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کے صاحبزادہ مولانا احمد سعید لدھیانوی بھی عازم آخرت ہوئے۔

مولانا احمد سعید لدھیانوی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فارغ التحصیل اور شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ خاندانی پس منظر کے تحت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جو تحریک ہو پیش پیش ہوتے تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو خوب وجاہت نصیب کی تھی، بہادر اور دبنگ قسم کے انسان تھے، جرأت رندانہ کے علمبردار تھے۔ ۱۹۷۰ء میں جناب بھٹو صاحب نے پاکستان پیپلز پارٹی قائم کی اور انقلاب کا نعرہ لگایا تو فیصل آباد سے جناب مختار رانا اور مولانا احمد سعید لدھیانوی ان کے ہمراہ ہوگئے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں مولانا احمد سعید لدھیانوی نے حضرت شیخ بنوریؒ کی قیادت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں دو قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے متحرک رہے۔ قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں، وہ ایک روح مضطر کی طرح ہر ایک دینی تحریک میں پیش پیش ہوتے، آزاد طبع تھے، بہادر تھے، بات دو ٹوک اور کھری سنانے کے عادی تھے۔ مزاج قلندرانہ تھا، بھرپور وجاہت وشکل وشباہت کے حوالہ سے آپ کو "ببر شیر" کہا جاتا تھا۔

آخری عمر لاہور میں فیروز پور روڈ پر ادارہ قائم کیا، وہاں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینیؒ سے بیعت کا تعلق تھا۔ آخری دنوں بیماری کے باعث ہسپتال میں لاہور داخل ہوئے، وقت موعود آیا تو رب کے حضور جا حاضر ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جنازہ ہوا، اپنے گھر کے قریب قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ ☆☆☆

کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر!

مولانا محمد قاسم قاسمی امروہوی

وقت اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اس کو ضائع کرنا ایک طرح کی خودکشی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خودکشی ہمیشہ کے لئے محروم کر دیتی ہے اور تضیع اوقات ایک محدود زمانے تک زندہ کو مردہ بنادیتا ہے۔ جب تک انسان کی طبیعت دل ودماغ نیک اور مفید کاموں میں مشغول نہ ہوگا اس کا میلان ضرور بدی اور معصیت کی طرف رہے گا۔ پس انسان اسی وقت صحیح انسان بن سکتا ہے جب وہ اپنے وقت پر نگراں رہے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت اور ہر وقت کے لئے ایک کام مقرر کرے۔ اگر کسی سے کہا جائے کہ آپ کی عمر میں سے دس پانچ سال کم کردیے گئے ہیں تو یقیناً اس کو سخت صدمہ ہوگا؛ لیکن وہ معطل بیٹھا ہوا خود اپنی عمر عزیز کو ضائع کررہا ہے، مگر اس کے زوال پر اس کو کچھ افسوس نہیں۔ انسان کی کامیابی کا واحد علاج یہی ہے کہ اس کا وقت فارغ نہیں ہونا چاہئے۔

کتب بینی انسان کے وقت کو نہ صرف ضائع ہونے سے بچاتی ہے؛ بلکہ انسان کی غم خوار ومددگار، انسانی ضمیر کو روشنی بخشنے والی قندیل، علم وآگہی کا بہترین زینہ، تنہائی کی جاں گسل طوالت کی بہترین رفیق، زندگی کی ناہموار راہوں میں دلنواز ہم سفر اور اضطراب وبے چینی کی معالج بھی ہے۔ جب انسان گردش زمانہ، زندگی کے تلخ واقعات اور ذاتی مشکلات کے ہجوم میں الجھ کر مایوس لمحات کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے زندگی کی پرلطف نعمتوں سے بہرہ مند نہیں ہو پاتا تو اس وقت کتابی حروف کی سرگوشیاں سفید صفحات کے کالے پیلے نقوش اندھیروں میں روشنی لے کر ناامیدی میں امید کی کرن لے کر گم کردہ منزل کی راہیں بھاتی ہیں اور انسان تاریکیوں سے نکل کر روشنی میں آجاتا ہے اور اس روشنی میں اپنی شخصیت کو سمجھنے لگتا ہے۔ اپنی اچھائی اور برائی سے باخبر ہونے لگتا ہے۔ ڈاکٹر عائض القرنی "لاتحزن" میں لکھتے ہیں:

"مطالعہ سے وسوسہ اور غم دور ہوتا ہے۔
ناحق لڑائی جھگڑے سے حفاظت رہتی ہے۔
فارغ اور بے کار لوگوں سے بچاؤ رہتا ہے۔
زبان کھلتی ہے اور کلام کا طریقہ آتا ہے۔ ذہن کھلتا ہے اور دل تندرست ہوتا ہے۔ علوم حاصل ہوتے ہیں۔ لوگوں کے تجربات اور علماء وحکماء کی حکمتوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ دینی کتب کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ امام جاحظؒ مطالعہ کی وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مطالعہ سے غم دور ہوتا ہے۔ آپ کی کتاب آپ کا سب سے اچھا دوست ہے جو کبھی آپ سے اکتاتا نہیں۔ نہ ہی جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی بے ایمانی کرتا ہے؛ بلکہ کتاب ایسا دوست ہے جو سراپا اخلاق ہے۔ جس سے جس قدر فائدہ اٹھایا جائے وہ خوش ہوتی ہے۔ کتاب کے ذریعہ آپ کی زبان فوائد اور حکمتوں سے بھر جائے گی۔ لوگوں میں آپ احترام کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔ کتاب کے ذریعہ انسان حکمرانوں کا مشیر بن جاتا ہے۔ کتاب کے ذریعہ آدمی بہت کچھ حاصل کرسکتا ہے۔ کتاب سفر وحضر، رات دن آپ کو فائدہ دے گی اور کبھی تھکاوٹ اور بے چینی کا مظاہرہ نہ کرے گی۔ کتاب کے ذریعہ آدمی فضول مجلس آرائی سے بچ جاتا ہے اور لایعنی امور سے حفاظت رہتی ہے۔" (لاتحزن)

لوگوں کی آپسی دوستی کا نتیجہ فساد اور بگاڑ ہوا کرتا ہے، مگر کتاب کی دوستی سے روح کو تازگی اور طبیعت کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ انسانی ذہن وفکر کی آبیاری ہوتی ہے، تہذیب وثقافت کے عمدہ سانچے میں ڈھلنے کی ترغیب ملتی ہے۔ قوموں کے عروج وزوال کے اسباب معلوم ہوتے ہیں۔ تاریخ کی برگزیدہ شخصیتوں سے ملاقات ہوتی ہے اور ان کے تجربات سے استفادہ کا موقع ملتا ہے۔ پروفیسر محسن عثمانی "کتابوں کے درمیاں" میں تحریر فرماتے ہیں:

"مطالعہ دراصل دوسروں کے تجربات سے استفادہ کا اور تاریخ کی برگزیدہ شخصیتوں سے ملاقات اور ان کی گفتگو سننے کا نام ہے۔ سوانح عمریوں سے اور خاص طور سے خودنوشت سوانح سے اور سفرناموں سے ایک قاری بہت کارآمد معلومات حاصل کرسکتا ہے، کتابوں کے مطالعہ سے انسان کو اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا احساس ہوتا ہے۔ جسے وہ دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کتابوں کے مطالعہ سے انسان کے شعور میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اچھے اور بُرے کی

پرکھ اور تنقید کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ کتابوں کے مطالعہ سے انسان میں فنی تخلیق کی استعداد پیدا ہوسکتی ہے اور انسان کائنات اور حیات کے مسائل کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ کتابوں کے مطالعہ سے انسان آفاق وانفس کی نشانیوں کو بہتر طور پر جان سکتا ہے۔ اس سے وہ اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے اور علم کے اظہار کے موثر طریقے دریافت کرتا ہے۔ ایک انسان جب کتب خانہ میں داخل ہوتا ہے اور کتابوں سے بھری ہوئی الماریوں کے درمیان کھڑا ہوتا ہے تو دراصل وہ ایسے شہر علم میں کھڑا ہوتا ہے جہاں تاریخ کے ہر دور کے عقلاء، علماء، اہل علم اور اہل ادب کی روحیں موجود ہوتی ہیں۔ اس شہر میں اس کی ملاقات امام غزالی، امام رازی، افلاطون، ارسطو اور ابن رشد سے لے کر دور جدید کے تمام اہل علم اور اہل قلم سے ہوسکتی ہے۔ کتب خانہ میں بیٹھ کر شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی ''حجۃ اللہ البالغۃ'' کا مطالعہ دراصل شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے براہ راست ملاقات اور استفادہ کا بدل ہے۔ کتاب وہ واسطہ ہے جس کے ذریعہ انسان ''حاضرات'' کے عمل کے بغیر اسلاف کی روحوں سے مل سکتا ہے کتب مطالعہ کے لئے صحیح کتابوں کا انتخاب ضروری ہے، کتابیں سمندر کے مانند ہیں۔ ضرورت اور ذوق کے مطابق کتابوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اس میں کسی صاحب علم اور صاحب ذوق کی رہنمائی بھی اشد ضروری ہے۔

دل کے بارے میں جگر مرادآبادی کا شعر ہے:

کامل رہبر قاتل رہزن
دل سا دوست نہ دل سا دشمن

جگر مرادآبادی نے دل کے بارے میں جو بات کہی ہے وہ کتاب پر اس سے زیادہ صادق آتی ہے، کتابیں انسان کو ساحل ہدایت تک پہنچاتی ہیں۔ کتابیں انسان کو گمراہی کے بھنور میں ڈبوتی بھی ہیں، کتابیں انسان کو گم کردہ راہ بھی بتاتی ہیں، وہ کامل رہبر بھی ہیں اور قاتل رہزن بھی ہیں۔

(کتابوں کے درمیاں)

کتابوں کی اہمیت، ان کی حیثیت، عظمت اور افادیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے۔ ہر دور میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنھوں نے کتابوں کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ جن کے عظیم کارناموں کو دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی۔ ایوب بن شجاع کہتے ہیں کہ میں نے اپنا غلام عبداللہ اعرابی کے پاس انھیں بلانے کے لئے بھیجا غلام نے واپس آکر کہا: میں نے انھیں اطلاع تو کردی ہے؛ لیکن وہ کہہ رہے تھے میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہیں ان سے فارغ ہوکر آتا ہوں؛ حالاں کہ وہ کتابوں کے مطالعہ میں مصروف تھے، کتابوں کے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔ کچھ دیر بعد عبداللہ آئے تو ایوب نے ان سے پوچھا: تمہارے پاس تو کوئی نہ تھا پھر تم نے غلام سے یہ بات کیسے کہہ دی؟ عبداللہ نے جواب میں چند اشعار پڑھے، جس کا ترجمہ یہ ہے:

''ہمارے چند ہم نشیں ایسے ہیں جن کی باتوں سے ہم نہیں اکتاتے۔ موجودگی اور عدم موجودگی دونوں صورتوں میں ہم ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں اور ہمیں گذرے ہوئے لوگوں کے علم، عقل، ادب اور صحت رائے کا فائدہ دیتے ہیں۔ نہ ان سے کسی فتنہ کا اندیشہ ہے اور نہ بری صحبت کا۔ اور نہ ہم ان کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے ڈرتے ہیں۔ انھیں مردہ کہنے کی صورت میں آپ کو جھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔ اور اگر آپ انھیں زندہ کہیں تب بھی آپ کو غلط اور بے عقل نہیں کہا جاسکتا۔'' (کتابوں کی درسگاہ میں)

اے کتاب: ہم تیری عظمت واہمیت کو سلام کرتے ہیں اور تیری رفاقت ودوستی اختیار کرنے کا عزم مصمم کرتے ہیں، کیونکہ

سرور علم ہے کیف شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

ضروری اعلان

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے قلم سے ایسے ۹۴۴ نفوس قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں ''چمنستانِ ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' کے نام سے تین ضخیم جلدوں میں چھپ چکی ہیں جسے الحمدللہ! اہل علم نے خوب سراہا ہے۔ اس خوبصورت گلدستہ کی چوتھی جلد زیر ترتیب ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ جن مشائخ اور اکابر کا تذکرہ شامل اشاعت نہیں ہوسکا، ان کی تاریخ وفات، مختصر حالات اور ختم نبوت کے محاذ پر ان کی خدمات پر مشتمل تذکرہ جلد از جلد ہمیں ارسال کردیا جائے تاکہ ان عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان قافلہ میں شامل کیا جاسکے۔

(مولانا) حافظ محمد انس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان

حکومت کا اختیار اور قادیانی

اشرف قریشی

حکومت کسی کو کیسے مسلم یا کافر قرار دے سکتی ہے؟ اس سوال کے دو پہلو ہو سکتے ہیں شاید یہ کہ کسی حکومت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ یا یہ کہ حکومت کسی فرد کے ایمان اور کفر جو اس کا نجی معاملہ ہے اس کا فیصلہ کیسے کر سکتی ہے؟ پہلے پہلو کے مطابق ہر ملک کی حکومت خود مختار ہوتی ہے اور وہ اپنی حدود کے اندر جو چاہے فیصلہ کر سکتی ہے۔ اسے یہ اختیار اس کا آئین اور اس کی پارلیمنٹ دیتی ہے۔ کچھ حکومتیں جو مکمل خود مختار نہیں ہوتیں وہ بعض معاملات میں فیصلے نہیں کر سکتیں اس کا تعین بھی پہلے سے اس حکومت اور مملکت کے آئین میں موجود ہوتا ہے۔ خود پاکستان کی حکومت کو آئین اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ اسلام کی حدود و قیود کے اندر رہ کر ہی قانون سازی کر سکتی ہے یا دوسرے لفظوں میں ایسے فیصلے کر سکتی ہے جو اسلام اور اسلامی حدود و قیود اور قوانین سے متصادم نہ ہوں۔ اس کا تعین کرنے کے لئے کہ کوئی قانون اسلام سے متصادم ہے یا نہیں اس کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ جیسے ادارے موجود ہیں جو اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ بات تو طے شدہ ہے کہ دنیا کی کسی بھی مملکت اور اس کی حکومت کی طرح پاکستان کی مملکت اور حکومت بھی ہر فیصلہ کرنے میں کلی طور پر آزاد ہے ماسوائے ایسے فیصلوں کے جو اسلام سے متصادم ہوں۔ اب اگر کوئی سمجھتا ہے کہ قادیانیوں کو کافر یا غیر مسلم قرار دینا خلاف اسلام ہے تو اسے کسی ٹی وی پر زور خطابت دکھانے کی بجائے ان اداروں سے رجوع کرنا چاہئے۔ لیکن اگر اسے یہ غلط فہمی ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے جو فیصلہ کیا اسے اس کا اختیار نہیں تھا تو ایسے شخص کی عقل و دانش پر سوائے افسوس کے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

سوال کے دوسرے پہلو کے حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایمان، کفر وغیرہ فرد کے ذاتی اور نجی معاملات ہیں اس لئے حکومت کو ان میں دخل دینے کا اختیار نہیں ہے۔ دنیا میں دو طرح کے خیالات عام ہیں۔ ایک طرح کے لوگ سمجھتے ہیں کہ حکومت کو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہر معاملے میں دخل دینے کا اختیار حاصل ہے۔ سوشلسٹ، کمیونسٹ معاشروں میں حکومت کو عوام کے جملہ امور پر مکمل کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے برعکس جیسے امریکہ کے ری پبلی کنز میں ایک طبقہ جو لبرل کہلاتا ہے ان کا نقطہ نظر یہ ہے، کہ حکومت کو فرد کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہئے۔ اس نظریئے کے تحت وہ لوگوں پر ٹیکس عائد کرنے، اشیائے ضروریہ کی قیمتیں مقرر کرنے اور بہت سے دوسرے معاملات کو حکومت کے اختیارات سے باہر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دنیا کی ہر حکومت اپنے شہریوں کے نجی معاملات کو طے کرتی ہے، اور فیصلے کرتی ہے۔ اس سلسلے میں قانون سازی بھی کرتی ہے۔ مثلاً ازدواج دو افراد کا نہایت ذاتی معاملہ ہے۔ لیکن کسی کے میاں بیوی ہونے کا فیصلہ حکومت کے بنائے گئے قوانین کے تحت ہی طے ہوتا ہے۔ عیسائیت اور ہندومت میں طلاق نہیں ہے لیکن حکومتوں نے یہ قانون بنا رکھے ہیں اور وہ قانون کے تحت کسی عورت مرد میں علیحدگی کا فیصلہ صادر کرتی رہتی ہیں۔ ہم جنسوں کو اپنی شادیوں کے لئے حکومت کے قوانین کی ضرورت اسی لئے پیش آئی کہ یہ نہایت نجی معاملہ حکومتی قانون سے طے ہوتا ہے۔

ایمان اور کفر دل کا معاملہ ہے لیکن اس کے بھی کچھ ظاہری آثار ہیں۔ ایک شخص بت کے سامنے سجدہ ریز ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ مسلمان ہے۔ اس کے قول اور فعل کو مدنظر رکھ کر طے کیا جاتا ہے کہ وہ کیا ہے اور پھر اس سے اسی کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے متفقہ طور پر طے شدہ ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی/رسول کی آمد کا تصور نہ رکھتا ہو۔ اب اگر دھوکا دینے کے لئے ایک طرف ایک قادیانی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بھی مانے اور مرزا غلام احمد کو بھی نبی اور رسول قرار دے تو یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص کسی مندر میں بت کے آگے سجدہ ریز ہو اور مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرے، اس دعوے کو ہرگز تسلیم نہیں کیا جائے گا اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دلوں کے حال اللہ جانتا ہے اگر وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے مان لینا چاہئے کیوں کہ یہ اس کا ذاتی اور نجی معاملہ ہے۔

اسلام درون خانہ معاملات میں دخل نہیں دیتا۔

لیکن یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ اسلام میں حکومت اور

مذہب الگ الگ نہیں ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت یہ نہیں کہہ سکتی کہ ایسے لوگوں کے افکار، عقائد وغیرہ سے کوئی سروکار نہیں۔ اس لئے ابتدائے اسلام ہی سے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے ساتھ مملکت اور حکومت کی سطح پر سختی سے نمٹا گیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی بھی ایک تاریخ ہے اور اسے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ایک بد بخت نے ایسا اعلان کیا جس کا نام اسود عنسی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی سرکوبی کے لئے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی قیادت میں اسلامی لشکر روانہ فرمایا۔ مسیلمہ کذاب طلیحہ اسدی، حارث دمشقی، مغیرہ بن سعید عجلی، بیان بن سمعان تمیمی، خالد بن عبداللہ قسری، اسحاق اخرس مغربی، استاد سیس خراسانی، ابوعیسیٰ بن اسحاق یعقوب اصفہانی، بابک بن عبداللہ، علی بن فضل یمنی، علی بن محمد عبدالرحیم، ابو سعید حسن بن سیرام، محمد بن علی شمغانی، عبدالعزیز باسندی، حامیم مجلسی، ابومنصور عیسی برغواتی، اصغر تغلبی، احمد بن قسی، عبدالعزیز طرابلسی کو کافر قرار دے کر ہلاک کیا گیا۔ عہد نبوت، عہد صحابہ اور عہد خلفائے راشدین میں بھی کسی کو شک و شبہ نہیں رہا کہ یہ لوگ وہی کلمہ پڑھتے ہیں، ویسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے دوسرے مسلمان، اس لئے ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد بھی متعدد لوگ نبوت کا دعویٰ کرچکے ہیں۔ اہل اسلام نے تو اب تک مع مرزا غلام احمد کسی کو نبی تسلیم نہیں کیا تھا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا خود قادیانیوں نے ان دوسرے مدعیان نبوت کو تسلیم کیا؟

اب آیئے ایک نظر عالم اسلام پر بھی ڈال لیتے ہیں کہ ان کذابوں سے دوسری اسلامی مملکتوں اور حکومتوں نے کیا سلوک کیا۔ افغانستان میں مرزا کی زندگی میں اس وقت کے شہزادہ بعد میں امیر عبداللہ خان کے اتالیق عبدالرحمن کو تحقیق کے لئے قادیان بھیجا گیا۔ یہ حضرت، سید عبداللطیف خوست کے شاگرد تھے۔ انہوں نے کچھ عرصہ مرزا کے ہاں قیام کیا اور مرزا کی بیعت کرکے واپس ہوئے اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی۔ امیر عبدالرحمن نے انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں پر اسرار طور پر گلا گھونٹے جانے سے واصل جہنم ہوگئے۔ دو سال بعد سید عبداللطیف خوست حج پر جانے کے ارادے سے نکلے تو پہلے قادیان گئے وہاں چند ماہ قیام کیا اور قادیانیت اختیار کرلی۔ ۱۹۰۳ء میں واپس آئے۔ امیر عبدالرحمن نے گرفتار کیا، خود اس سے عقائد معلوم کئے پھر سردار نصر اللہ خان اور دس دوسرے علماء نے اس سے مکالمہ کرکے عقائد دریافت کئے جس کے نتیجے میں اسے ۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء کو سزائے موت دے دی گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی سے ابتدائی طور پر بعض مسلمان متاثر ہوجاتے تھے کیوں کہ مرزا نے ایک مولوی ایک مناظر کے طور پر اپنا سفر شروع کیا پھر مصلح کہلائے اور رفتہ رفتہ مجدد وغیرہ بننے کے بعد ظلی بروزی نبوت سے ہوتے ہوئے مکمل نبی ہونے کا دعویٰ کردیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی یہ خاص علامت رہی ہے۔ سچے انبیاء علیہم السلام نے روز اول جو دعویٰ کیا وہی برقرار رکھا کیوں کہ یہ من جانب اللہ تھا۔ جھوٹے نبیوں نے انسانی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے رفتہ رفتہ ترقی کی منازل طے کیں اور ان میں سے اکثر نے پھر نبوت تک ہی بس نہیں کیا الوہیت کے دعوے بھی کردیئے۔ خود مرزا غلام احمد کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ

مولانا عزیز الرحمن کا سانحہ ارتحال

تحصیل والی مسجد چشتیاں کے خطیب جمعیت علماء اسلام کے سابق ضلعی امیر، جرأت مند، بہادر اور حق گو عالم دین مولانا عزیز الرحمن انتقال فرماگئے۔ آپ کی زندگی جرأت و بہادری سے عبارت تھی۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم پر جان چھڑکتے تھے۔ ایم آر ڈی کے دور سے علی الاعلان جمعیت علماء اسلام سے وابستہ چلے آرہے تھے۔ جمعیت کی ہر تحریک میں پیش پیش رہے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں پروانہ وار حصہ لیا اور ایسے ہی تحریک بحالی جمہوریت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں بھی خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ چشتیاں اور مضافات میں قادیانی کوئی سازش اور شرارت کرتے تو موصوف خم ٹھونک کر میدان میں آتے اور اس وقت تک خاموش نہ بیٹھتے جب تک وہ مسئلہ حل نہ ہوجاتا۔ بعض واقعات میں قادیانیوں کا ہائی کورٹ تک تعاقب کیا۔ اللہ پاک نے انہیں سینے میں احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے دھڑکتا ہوا دل عطا فرمایا تھا۔ وہ علماء حق کے صحیح جانشینوں میں سے تھے۔ مجلس اور مجلس کے مشن اور کاز کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ اگر مبلغ مجلس سے کسی اہم مسئلہ میں سستی ہوئی تو مرکز کو اس کی شکایت کرکے اس کو متحرک کرتے۔ فیس بک پر ان کی وفات کی خبر پڑھی اور ضلعی مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی کو کہا کہ وہ مولانا کی نماز جنازہ میں شریک ہوں۔ چنانچہ مولانا موصوف نے جنازہ میں شریک ہوکر مجلس کی نمائندگی کی۔ مرحوم کی نماز جنازہ خطیب شہر قاری محمد ایوب نے پڑھائی جس میں ضلع بہاولنگر اور چشتیاں کے مضافات کے ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ موصوف نے بھرپور اور فعال زندگی بسر کی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ موصوف کی رحلت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک خیر خواہ عالم دین، خادم ختم نبوت کے وجود سے محروم ہوگئی۔ اللہ پاک انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

نے ان سے حلول کیا ہے۔

اب آیئے دیکھتے ہیں دوسرے ممالک قادیانیوں کے بارے میں کیا فیصلے کر چکے ہیں اور وہاں کسی نے حکومت کو چیلنج کیا کہ حکومت کو اس کا اختیار ہے یا نہیں؟ بنگلہ دیش نے ۲۰۰۴ء میں قادیانی لٹریچر پر مکمل پابندی لگادی اس سے قبل قادیانیوں کے خلاف متعدد احتجاجات ہوئے تھے۔ بیلا روس (Belarus) میں ۲۰۰۷ء میں قادیانیت کی تبلیغ کی ممانعت کردی گئی لٹریچر پر پابندی لگادی گئی اور ان کے اجتماعات کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ بلجیم جانے کے لئے قادیانیوں کا نکاح نامہ تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لئے بلجیم نے بھی اسے تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ جب برسلز میں قادیانیوں نے مسجد کے نام سے اپنی عبادت گاہ بنانے کی کوشش کی تو فسادات کا خطرہ پیدا ہوگیا اس لئے اس نام نہاد مسجد کی تعمیر پر پابندی لگادی گئی۔

بلغاریہ میں مذہبی اقلیتوں کی ایک فہرست ہے جہاں قادیانیوں کو ایک مذہبی اقلیت ماننے سے انکار کر دیا گیا۔ تو قادیانیوں نے خود کو غیر تجارتی تنظیم کے طور پر رجسٹر کرانے کی کوشش کی اسے بھی مسترد کردیا گیا۔ تاہم ایک طویل قانونی جنگ کے بعد خود کو غیر تجارتی تنظیم کے طور پر رجسٹر کرانے میں کامیابی حاصل کرلی لیکن اب بھی اس پر قانونی جنگ جاری ہے۔ مصر میں ۲۰۱۰ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی اور کئی قادیانیوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ مصر کی مسلم اکثریت قادیانیوں کو مسلم تسلیم نہیں کرتی۔ گیمبیا میں قادیانیوں کو ۱۹۵۰ء سے ہی مزاحمت کا سامنا تھا۔ جنوری ۲۰۱۵ء میں گیمبیا کے سرکاری ادارے سپریم اسلامک کونسل نے گیمبیا کے ٹی وی اور پرنٹ میڈیا پر اعلان کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ انڈونیشیا میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی اور انہیں غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ ۲۰۰۸ء میں قادیانیوں پر پابندی لگادی گئی۔ ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۱ء میں قادیانیوں کی تبلیغ اور عبادت گاہوں کو مسجد کہنے پر پابندی لگادی گئی۔ ملائیشیا میں ۲۰۰۹ء میں اسلامک ریلیجیس کونسل کے ایک اعلامیے کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ ان کے جمعہ کے اجتماعات پر بھی پابندی لگادی گئی۔ ان احکامات کی خلاف ورزی پر ایک سال قید اور تین ہزار ملائشی رنگٹ جرمانہ کرنے کا قانون بھی نافذ کردیا گیا اور قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے باہر بڑے بڑے حروف میں ایک نوٹس لگادیا گیا جس کے مطابق Islam Agama bukan Qadiani قادیانیت اسلام نہیں ہے۔ فلسطین میں ابھی تک حکومت مستحکم نہیں ہے انہیں اپنے مسائل درپیش ہیں لیکن ۲۰۱۰ء میں حیفہ اسرائیل میں قادیانی مرکز کے سربراہ محمد شریف عودہ نے ایک اسرائیلی ریڈیو پر شکایت کی تھی کہ فلسطین میں قادیانیوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ گویا اہل فلسطین انہیں مسلمان تسلیم نہیں کرتے سعودی عرب میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع نہیں لیکن قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے حرمین شریفین میں غیر مسلموں کا داخلہ بشمول قادیانیوں کے ممنوع ہے قادیانی حج بھی نہیں کرسکتے۔ ان میں سے کسی ملک میں کسی نے حکومت کے اختیار کو چیلنج نہیں کیا۔

سوویت روس میں تمام مذاہب کی سرگرمیوں پر پابندی تھی۔ چین میں انتہائی نجی اور ذاتی مسئلے یعنی بچوں کی پیدائش پر پابندی تھی یعنی ایک سے زیادہ بچے پیدا نہیں کیے جاسکتے کسی نے چین، روس میں حکومت کے اختیارات پر سوال نہیں اٹھایا۔ اب جو پاکستان میں سوالات اٹھائے جارہے ہیں ان پر حیرت ہے اور اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ خواہ مفتی عبدالقوی ہو یا حمزہ علی عباسی تمام کا کھرا، تحریک انصاف کی طرف جاتا ہے کیا جماعت اسلامی جو تحریک انصاف کی اتحادی ہے اس پر کوئی روشنی ڈالنے کی زحمت کرے گی؟ (ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان، ستمبر ۲۰۱۶ء)

تین روزہ ختم نبوت کورس علی پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل علی پور کے زیر اہتمام ۵ تا ۷ راگست بروز جمعہ ہفتہ، اتوار بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد کی محلہ فاروقیہ میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دامت برکاتہم نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ اور امام مہدی علیہ الرضوان جیسے عنوانات پر اسباق پڑھائے۔ کورس میں تحصیل علی پور کے علماء، ائمہ وخطباء کرام نے شرکت کی۔ اس دوران حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دامت برکاتہم کے علی پور وگردونواح کے علاقہ میں درس و بیان رکھے گئے۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جتوئی شہر کی جامع مسجد فاروقیہ میں ارشاد فرمایا، جمعہ شام مغرب تا عشاء کورس پڑھایا۔ ۶ راگست بروز ہفتہ صبح کا درس مدرسہ جامعہ عربیہ تحفیظ القرآن ہوا اور بعد نماز ظہر جامع مسجد اقصیٰ چوک مرچی میں بیان فرمایا اور بعد نماز عصر مدرسہ جامعہ عبداللہ ابن عباس بستی پیارے والی میں بیان فرمایا بعد نماز مغرب جامع مسجد کی محلہ فاروقیہ میں کورس پڑھایا اور بعد نماز عشاء جامع مسجد میر والا میں قاضی عبدالخالق نے بیان فرمایا۔ ۷ راگست بروز اتوار صبح کا درس جامع مسجد پیروالا میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی درس دیا، بعد نماز ظہر جامع مسجد شاہی سیت پور میں حضرت کا بیان ہوا، بعد نماز عصر جامع مسجد بیت المکرم مولانا لقمان علی پوری والی مسجد میں درس ہوا اور مولانا محمد لقمان علی پوری کے صاحبزادگان و دیگر عزیزوں ملاقات کی اور بعد نماز مغرب کی میں کورس کا سبق پڑھایا اور ۸ راگست بروز پیر صبح کا درس تقوی مسجد میں ہوا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

دستور سے مسلسل انحراف کا نوٹس کیوں نہیں لیا جاتا؟

مولانا زاہد الراشدی

۷ ستمبر کو ''یوم تحفظ ختم نبوت'' کے حوالہ سے ملک بھر میں سینکڑوں تقریبات منعقد ہوئیں جن میں تحریک ختم نبوت کے شہدا اور کارکنوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کو جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ مجھے اس روز دو تقریبات میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ لال مسجد، اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس صبح نو بجے سے نماز عصر تک جاری رہی، مجھے اس کی ظہر کے بعد والی نشست میں حاضری اور گفتگو کا موقع ملا۔ اس نشست سے دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد امجد خان، مولانا اشرف علی، مولانا عبدالحمید چشتی آف گولڑہ شریف، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری آف ساہیوال اور مولانا محمد طیب نے بھی خطاب کیا۔

اسی روز بعد نماز مغرب جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن منڈی بہاؤالدین میں ''دفاع اسلام و دفاع پاکستان'' کے عنوان سے تقریب انعقاد پذیر تھی جس میں مولانا مفتی محمد زاہد آف فیصل آباد اور مولانا عبدالمجید شہیدی کے علاوہ راقم الحروف نے بھی خطاب کیا۔ ان دو نشستوں میں جو گزارشات پیش کیں ان کا خلاصہ نذر قارئین ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ کل ۶ ستمبر کو ہم نے پورے ملک میں ''یوم دفاع پاکستان'' منایا ہے اور آج ۷ ستمبر کو ''یوم ختم نبوت'' منایا جا رہا ہے۔ وہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت و دفاع کے حوالے سے تھا اور یہ ملک کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے جذبہ کے تحت ہے۔ دونوں کا مقصد ملک و قوم کا دفاع ہے کہ زندہ قومیں اپنی جغرافیائی اور نظریاتی دونوں سرحدوں کے دفاع کا اہتمام کرتی ہیں اور یہ حسن اتفاق ہے کہ ہمارے یہ دونوں دن آگے پیچھے اکٹھے آتے ہیں۔ ملک کی جغرافیائی سرحدوں اور وحدت و سالمیت کا دفاع کرنے اور اس کے لئے مختلف ادوار میں قربانیاں دینے والے بھی ہمارے محسن ہیں اور عقیدہ و نظریہ کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرنے والے بھی ہمارے محسن ہیں۔ اس لئے ہم دونوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور دونوں کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہیں۔

آج ''یوم ختم نبوت'' ہے۔ آج کے دن ۱۹۷۴ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ کیا تھا اور میں اسی کے بارے میں آج کے معروضی حالات میں مختلف حلقوں کی طرف سے پیش کیے جانے والے تین سوالات کا جائزہ لینا چاہوں گا جو نہ صرف ملک میں سوشل میڈیا اور قومی میڈیا کے ذریعے پھیلائے جا رہے ہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی بین الاقوامی لابیاں اور خاص طور پر سیکولر حلقے ان کا مسلسل پرچار کر رہے ہیں۔

پہلا سوال یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کیا تھا، کیا کسی فرد یا گروہ کو مسلمان یا کافر قرار دینے کا فیصلہ کرنا اسمبلی کا کام ہوتا ہے؟ اور کیا اسمبلی کو یہ اتھارٹی حاصل تھی؟

میں اس کا مختصر جواب یہ عرض کروں گا کہ ۱۹۷۴ء کی منتخب پارلیمنٹ کے سامنے یہ مسئلہ ''استفتاء'' کے طور پر پیش نہیں کیا گیا تھا کہ وہ یہ فیصلہ دے کہ قادیانی مسلمان ہیں یا کافر؟ بلکہ اسمبلی کے سامنے ''دستوری بل'' رکھا گیا تھا کہ قادیانیوں کو پوری ملت اسلامیہ غیر مسلم قرار دے چکی ہے اس لئے پارلیمنٹ بھی دستور و قانون کے دائرے میں اس فیصلہ کو تسلیم کرے اور اس کے مطابق قادیانیوں کو ملک میں مسلمانوں کے ساتھ شامل رکھنے کی بجائے غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ شمار کرے۔ یہ استفتاء نہیں تھا بلکہ قادیانیوں کے معاشرتی اسٹیٹس کو مسلمانوں سے الگ کرنے کا دستوری بل تھا اور پارلیمنٹ نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ جبکہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ تو اس سے قبل ہو چکا تھا کہ پوری ملت اسلامیہ نے اجماعی طور پر یہ فیصلہ کیا تھا، ملک کے تمام مکاتب فکر متفقہ طور پر فیصلہ صادر کر چکے تھے، پوری قوم اس فیصلہ پر پہلے سے متفق تھی جس کی تائید عالمی سطح پر امت مسلمہ کر چکی تھی۔

اس لئے پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا فتویٰ جاری نہیں کیا تھا بلکہ پہلے سے موجود متفقہ فیصلے کو دستور کا حصہ بنایا تھا اور اس کے لئے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کے سربراہوں کو پارلیمنٹ کے فلور پر اپنا موقف اور پوزیشن واضح کرنے کا مسلسل کئی روز تک موقع بھی دیا گیا تھا تاکہ کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ یہ

شرعی فتویٰ نہیں تھا بلکہ شرعی فتویٰ کی حمایت میں دستوری اور جمہوری فیصلہ تھا۔

دوسرا سوال آج کل یہ دہرایا جا رہا ہے کہ کیا یہ اسلامی ریاست کے فرائض یا اختیارات میں شامل ہے کہ وہ کسی فرد یا گروہ کو غیر مسلم قرار دے؟ میں اس کے جواب میں گزشتہ ایک مضمون میں عرض کر چکا ہوں کہ اگر اسلامی ریاست سے وہ ریاست وحکومت مراد ہے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی تھی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کے جانشین بنے تھے تو پھر ریاست کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس لئے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے خلافت سنبھالنے کے بعد پہلا کام یہی کیا تھا کہ مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی اور سجاح کو ان کے ہزاروں پیروکاروں سمیت اسلامی معاشرہ کا حصہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا جو نبوت کے دعوے دار تھے اور انہوں نے نبوت اور وحی کے ٹائٹل کے ساتھ اپنا تشخص مسلمانوں سے الگ کر لیا تھا۔ اس لئے ایک ''اسلامی ریاست'' کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں میں مسلمان اور غیر مسلم کا فرق قائم کرے اور اس کے مطابق سب کے ساتھ معاملات روا رکھے۔

تیسرا سوال عام طور پر یہ سامنے آ رہا ہے کہ کیا غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد قادیانیوں کے شہری اور سیاسی حقوق بھی ختم ہو چکے ہیں یا ان کے کسی قسم کے حقوق اس ملک میں ابھی باقی ہیں؟ مختلف سطحوں پر یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں شہری اور سیاسی حقوق کیوں نہیں دیئے جا رہے اور ان کے خلاف مقدمات اور پابندیوں کا سلسلہ کیوں جاری ہے؟

اس کا جواب قدرے تفصیل کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس لئے کہ اس بات کو سب سے زیادہ اچھالا جا رہا ہے۔ ہمیں پاکستان میں آباد غیر مسلم اقلیتوں میں سے کسی کے شہری اور سیاسی حقوق سے کبھی انکار نہیں رہا۔ ملک میں آباد ہندو، سکھ، مسیحی، اور دیگر غیر مسلم اقلیتیں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، اسمبلیوں کے ممبر بھی بنتے ہیں، کاروبار وتجارت بھی کرتے ہیں، جلسے وجلوس بھی کرتے ہیں، اور مذہبی تہواروں کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ قانون کے دائرے میں یہ سارے کام ہوتے ہیں کبھی کسی نے انکار نہیں کیا اور نہ ہم نے کبھی ان کے خلاف کبھی کوئی مہم چلائی ہے۔ ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد دیگر اقلیتوں کی طرح قادیانیوں کو بھی ملک میں ان کی آبادی کے تناسب سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں سیٹیں دی گئی تھیں حتیٰ کہ قومی اسمبلی میں بشیر طاہر نامی قادیانی ایم این اے بھی منتخب ہوئے تھے مگر خود قادیانیوں نے ہی دستوری فیصلہ کو مسترد کر کے انتخابی عمل کا بائیکاٹ کر دیا تھا جو آج تک جاری ہے کہ وہ ووٹ درج نہیں کراتے اور انتخابات میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اسی وجہ سے ملک کے انتخابی عمل میں شریک نہیں ہوں گے۔

چنانچہ اگر قادیانیوں کو پاکستان میں سیاسی حقوق حاصل نہیں ہیں تو اس کی ذمہ داری حکومت وریاست پر نہیں بلکہ خود ان پر ہے اور اس کی وجہ ان کا وہ بائیکاٹ ہے جو وہ مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وہ آج بائیکاٹ ختم کریں، ووٹ درج کرائیں، اور ان کی آبادی کے تناسب سے ان کا جو حق بنتا ہے وہ حاصل کریں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ قادیانی گروہ دستوری فیصلے سے انحراف اور انتخابی عمل کے بائیکاٹ کا فیصلہ واپس لے کر دستور کے مطابق اپنے سیاسی حقوق کی بات کرے تو اس کے حق میں سب سے پہلے آواز اٹھانے والا شخص میں ہوں گا۔

سوال یہ ہے کہ شہری اور سیاسی حقوق طے کرنے کا معیار کیا ہوتا ہے؟ کیا جن باتوں کو کوئی گروہ اپنے حقوق کی فہرست میں شامل کر لے وہ جوں کے توں حقوق سمجھ لئے جائیں گے؟ یا حقوق کے تعین اور ان کی ادائیگی کا طریق کار طے کرنے کے لئے کوئی اتھارٹی بھی ہوتی ہے؟ دنیا کے کسی بھی ملک میں اس نوعیت کے فیصلے دستور کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور کسی ملک کا دستور ہی اس کے شہریوں کے درمیان وہ ''سوشل کنٹریکٹ'' ہوتا ہے جس کے حوالے سے باہمی حقوق کا تعین کیا جاتا ہے۔ مگر یہاں صورتحال یہ ہے کہ قادیانی گروہ دستور کو تسلیم کرنے کے لئے تو تیار نہیں ہے مگر حقوق حاصل نہ ہونے کا ڈھنڈورا پیٹے جا رہا ہے بلکہ پوری دنیا میں دستور پاکستان کے خلاف مورچہ زن ہو کر ریاست وحکومت کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہے۔ گویا حقوق کے تعین اور ان کی ادائیگی کا طریق کار طے کرنے کے لئے وہ اپنے علاوہ کسی کو اتھارٹی نہیں مانتے۔ اس فضا میں حقوق کا تعین اور ان کی ادائیگی کیسے ممکن ہے؟

میں اس موقع پر ایک نازک اور حساس سی بات کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک طرف تو ملک میں دستوری بالادستی کو تسلیم نہ کرنے اور حکومتی رٹ کو چیلنج کرنے والے گروہوں کے خلاف فوجی آپریشن جاری ہے جس پر پوری قوم متفق ہے اور ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف پاکستان کے دستور کو تسلیم کرنے سے انکار اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کے خلاف پوری دنیا میں قادیانی پراپیگنڈا جاری ہے جس پر حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ میں ملک کی سیاسی اور عسکری قیادت سے یہ گزارش کروں گا کہ دستور وپارلیمنٹ سے اس انحراف کا نوٹس لینا ضروری ہے کیونکہ یہ بھی ''دستوری بالادستی'' کے ناگزیر تقاضے کی حیثیت رکھتا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۰ ستمبر ۲۰۱۶ء)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے
تبلیغی اسفار

ادارہ

عرصہ دراز کے بعد علی پور میں مکی مسجد فاروقیہ محلہ میں ۵ تا ۷راگست ۲۰۱۶ء کو ختم نبوت کورس کا انعقاد ہوا۔

راقم الحروف نے ۵راگست جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد فاروقیہ جتوئی میں دیا۔ فاروقیہ مسجد مسلک کی مرکزی مسجد ہے۔ جس کا نظم ونسق ماسٹر در محمد، حاجی محمد صدیق زرگر برادران چلا رہے ہیں۔ مسجد کے خطیب حاجی محمد صدیق زرگر کے فرزند ارجمند مولانا عطاء الرحمن ہیں۔ جتوئی تحریک ختم نبوت کا مرکز رہا ہے۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف جتوئی کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ موصوف کے والد، دادا اور دیگر بہت سے حضرات احرار سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں قافلہ لے کر شریک ہوئے۔ اللہ پاک ان تمام مجاہدین ختم نبوت کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور وہ جذبہ ان کی اولادوں میں جاری وساری رکھیں۔ جمعہ سے فارغ ہوکر مدرسہ دارالہدیٰ پرمٹ میں تھوڑی دیر ٹھہرنا ہوا۔ مدرسہ دارالہدیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ مولانا عبدالکریم اس کے نگران اعلیٰ ہیں۔

ختم نبوت کورس میں شرکت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مکی مسجد محلہ فاروقیہ علی پور میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی تقریب کے نگران اعلیٰ مولانا اجود حقانی اور نگران قاری منیر احمد نعمانی تھے۔ کورس کا دورانیہ مغرب سے عشاء تک رہا۔ افتتاحی بیان مقامی مجلس کے امیر مولانا اجود حقانی نے کیا۔ بعدازاں مقامی مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق نے کورس کی غرض وغایت بیان کی۔

راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیان کیا، جبکہ قادیانیوں کے نظریہ اجرائے نبوت کا رد کیا۔ راقم نے کہا کہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی نبی ہے اور ظلی و بروزی نبی ہے۔ قادیانی قیامت تک قرآن پاک کی ایک آیت، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ ایک دلیل بھی پیش نہیں کرسکتے۔ نیز ساڑھے چودہ سو سال کے اسلاف امت کے اقوال میں سے ایک قول بھی پیش نہیں کرسکتے۔ رات کا آرام وقیام قاری منیر احمد نعمانی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور کے مدرسہ میں رہا۔

۶راگست صبح کی نماز کے بعد مدرسہ تحفیظ القرآن فتح پور روڈ میں درس ہوا، بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ چوک مڑھی میں منعقدہ جلسہ سے مولانا اجود حقانی، قاضی عبدالخالق اور راقم کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عصر مدرسہ عبداللہ ابن عباسؓ بستی پیارے والی علی پور میں درس دیا بعد نماز مغرب تا عشاء مکی مسجد فاروقیہ محلہ میں ''اوصاف نبوت'' کے عنوانات پر راقم نے بیان کیا۔ شہر کے بہت سارے علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد میرواہ میں مولانا قاضی عبدالخالق کا فاضلانہ بیان ہوا۔ ۷راگست بعد نماز صبح جامع مسجد میرواہ میں راقم نے عظمت رسالت پر بیان کیا۔ بعد نماز ظہر شاہی مسجد سیت پور میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا۔ جس سے مولانا اجود حقانی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ شاہی مسجد سیت پور تقریباً پانچ سو سال پہلے پندرھویں صدی میں ایک حکمران جناب طاہر محمود نے تعمیر کرائی۔ موصوف کا مقبرہ مسجد سے متصل ہے۔ مسجد پانچ سو سال گزرنے کے باوجود صحیح حالت میں ہے۔ مسجد کے متصل مدرسہ اشرف العلوم بھی ہے۔ جس میں حفظ وناظرہ کے طلبا کثیر تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ کا نظم کمیٹی چلا رہی ہے، قاری محمد شفیق استاذ ہیں بعد نماز عصر جامع مسجد بیت المکرم علی پور شہر میں بیان ہوا۔ مذکورہ مسجد کے امام وخطیب مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کے پوتے مولانا شبیر احمد لقمان اپنے والد محترم مولوی محمود الحسن کی نگرانی میں مسجد ومدرسہ اور دفتر کا انتظام ونسق سنبھالے ہوئے ہیں۔ مغرب سے عشاء تک مکی مسجد میں کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی، جس میں مولانا اجود حقانی، قاضی عبدالخالق نے مکی مسجد کے امام قاری عبدالجبار نے انتظامیہ اور شرکاء کورس کا شکریہ ادا کیا۔ راقم نے حیات اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر لیکچر دیا اور قادیانیوں کے شکوک وشبہات کے جوابات دیئے۔ ۸راگست صبح کی نماز کے بعد تقویٰ مسجد میں اہمیت ختم نبوت پر درس ہوا۔ دروس بیانات کے علاوہ علی پور وجتوئی سے تعلق رکھنے والے مبلغین وخطباء مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا غلام محمد علی پوری، مولانا کریم بخش علی پوری اور مولانا عبدالرؤف جتوئی، مولانا عبدالعزیز جتوئی سابق مبلغ کوئٹہ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

ختم نبوت کورس میاں چنوں: جامع مسجد ابو عبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہ) میاں چنوں میں ۸، ۹راگست کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کا انتظام

مولانا فیصل عمران اشرفی، مولانا مفتی عبدالغفور، مولانا محمود الحسن نے کیا۔

۸/ اگست بعد نماز مغرب مولانا عبدالستار گورمانی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور راقم نے اوصاف نبوت پر لیکچر دیا۔ رات کا آرام و قیام جامعہ محمودیہ میں رہا۔ جامعہ محمودیہ کی بنیاد مولانا محمد ابراہیم جگرانوائیؒ نے رکھی۔ جو حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے شاگرد رشید، امام المجاہدین ختم نبوت حضرت قطب الارشاد مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ انتہائی صالح شخصیت تھے، کسی وجہ سے قبر کشائی ہوئی تو گیارہ ماہ بعد بھی آپ کی میت صحیح سالم اور تر و تازہ تھی۔ انہیں دوبارہ ان کے قائم کردہ ادارہ جامعہ محمودیہ کے شمال مشرق میں سپرد خاک کیا گیا۔

تحریک ختم نبوت کے سرپرستوں میں سے تھے۔ شاہ جیؒ، قاضی احسانؒ، مولانا جالندھریؒ پیر بھائی اور مجاہدین ختم نبوت ہونے کی وجہ سے برادرانہ اور مشفقانہ تعلقات تھے۔

۹/ اگست کی صبح کو راقم نے ''فضیلت علی الانبیاء بسبب'' پر جامعہ محمودیہ کی مسجد میں درس دیا۔ ۱۰/ اگست جامعہ فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا) مولانا مفتی محمد احمد کی دعوت پر بنات اور خواتین سے اصلاحی بیان ہوا۔ بعد نماز ظہر جامعہ تعلیم النساء میں خواتین اور بنات سے خطاب ہوا، جس کا نظم مولانا محمد اشفاق چلا رہے ہیں۔ خواتین اور بنات کو قادیانیت کے عقائد و عزائم سے آگاہ کیا۔ بعد نماز مغرب جامعہ ابوعبیدہ بن جراح میں شرکا کورس سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر خطاب ہوا۔ کورس میں ایک سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ الحمدللہ! میاں چنوں کا یونٹ متحرک اور فعال یونٹ ہے۔

۹/ اگست صبح کے بعد جامع مسجد محمودیہ میں ''ان لی اسماء'' والی حدیث پر درس دیا۔ اس دوران مولانا محمد یوسف تلمیذ رشید فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے ملاقات ہوئی۔ موصوف دیر تک استاذ محترم کی قادیانیت کے خلاف تجر علمی پر گفتگو فرماتے رہے۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیات ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے تمام مبلغین کے بالواسطہ یا بلاواسطہ استاذ تھے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ استاذ محترم اپنے جن شاگردوں پر ناز کرتے ان میں ایک مولانا محمد یوسف بھی ہیں۔

بہاولنگر کا تین روزہ تبلیغی دورہ: ۱۰/ اگست کو صبح میاں چنوں سے بہاولنگر کا سفر کیا۔ جہاں مولانا محمد قاسم رحمانی نے خیر مقدم کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد مجلس کے رفقاء کا اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں منعقد ہوا، جس میں راقم نے کارکنوں کی ذمہ داری کے عنوان پر خطاب کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد مہاجرین میں درس ہوا، جامع مسجد مذکور کے ایک عرصہ تک مولانا فیض احمدؒ خطیب رہے، جو مجلس بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ تھے۔ مولانا فیض احمدؒ کی خدمت میں بارہا حاضری ہوئی۔

مولانا نے ایک مرتبہ یہ واقعہ سنایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک مستری (راج) نے نبوت کا دعویٰ کیا اور وقتاً فوقتاً وہ اپنی اوٹ پٹانگ خرافات سناتا، جنہیں وحی الٰہی سے تعبیر کرتا۔ اس کے ملنے والے ایک طبیب کو معلوم ہوا کہ فلاں مستری نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ طبیب مستری صاحب کے پاس تشریف لائے باتوں باتوں میں اس مستری نے کہا کہ میں نبی بن گیا ہوں تو حکیم صاحب نے کہا کہ ذرا نبض چیک کرائیں تو مستری نے ہاتھ آگے کر دیا، تو حکیم صاحب نے کہا کہ آپ کو شدید ترین قبض ہے تو اس نے ہاں میں جواب دیا، تو حکیم صاحب آتے ہوئے اپنے ساتھ شدید ترین جلاب آور دوا لائے تھے تو انہوں نے مستری مدعی نبوت کو تین پڑیاں دیں اور کہا کہ ایک ابھی لے لیں، ایک رات اور ایک صبح.... تو مستری نے ایک پڑیا لے لی، جس نے دو چار منٹ کے بعد اپنا کام دکھانا شروع کر دیا تو مستری کی لیٹرین میں آمدورفت شروع ہوگئی اور مسلسل جلاب کے بعد طبیعت نڈھال ہوگئی اور وہ سارا خمار بھی جاتا رہا تو اگلے دن حکیم صاحب تشریف لے آئے اور پوچھا مستری صاحب! کوئی نئی تازہ وحی؟ مستری نے کہا کہ کیسی وحی اور کیسی نبوت اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کچھ جھوٹے مدعیان نبوت کا دعویٰ نبوت ''عن جنون وسودا'' ہوتا ہے، جب اس کا صحیح علاج کر دیا جائے تو وہ دعویٰ نبوت سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں۔

۱۱/ اگست صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد خضریٰ بہاولنگر میں درس ہوا۔ ۱۰ بجے صبح جامعہ رشیدیہ ہارون آباد میں طلباء و اساتذہ کرام سے خطاب ہوا، جامعہ رشیدیہ کے بانی و مہتمم مولانا محمد صدیق مدظلہ ہیں جو ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ جامعہ رشیدیہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تقریباً تمام درجات کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ ساڑھے گیارہ بجے مدرسہ تعلیم الاسلام ہارون آباد میں طلباء و اساتذہ کرام سے بیان ہوا۔ مدرسہ کے بانی مولانا محمد اسلم ہیں۔ حضرت تھانویؒ کے مسترشد حضرت مولانا محمد شریف ملتانیؒ کے مسترشدین میں سے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا اچھا ذوق رکھتے ہیں، کئی ایک اصلاحی مضامین پر کتابچے تحریر فرمائے، نیز وقتاً فوقتاً مختلف رسائل و جرائد میں مضامین بھی لکھتے رہے۔ آج کل مضامین نہیں آرہے تو راقم نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صوفی صاحب کی لکھنے پڑھنے کی صلاحیتوں کو زنگ لگ گیا ہے؟ فرمانے لگے: مدرسہ کی

وجہ سے مصروفیات بہت بڑھ گئی ہیں، اس لئے لکھنے پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔

جامعہ قاسم العلوم فقیروالی: جامعہ قاسم العلوم فقیر والی ۱۹۴۷ء میں معرض وجود میں آیا، جامعہ کی بنیاد عارف باللہ مولانا فضل محمدؒ نے رکھی۔ مدرسہ مکتب سے ترقی کرتے ہوئے جامعہ تک جا پہنچا۔ جہاں دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ اس وقت جامعہ کے مہتمم مولانا محمد قاسم قاسمی مدظلہ ہیں اور نائب مہتمم مولانا مسعود قاسم ہیں۔ جامعہ میں عصر کے بعد مختصر بیان ہوا۔

بنگلہ یتیم والا میں: فقیر والی سے فارغ ہوکر یتیم والا کی طرف روانہ ہوئے، جہاں جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور کے سابق خطیب حافظ عبدالخالق زیدمجدہ سراپا انتظار تھے۔ حافظ صاحب کی رہائش چک نمبر ۱۳۲ یتیم والا میں ہے۔ حافظ صاحب ایک عرصہ تک ہمارے ہاں مسجد عائشہ میں خطیب رہے۔ ہمارے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی نواسی اور شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کی بیٹی ان کے گھر میں ہیں۔ حافظ عبدالخالق نے سنایا کہ:

''میں مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں مولانا حافظ حسام الدینؒ والد محترم مولانا ضیاء الدین آزاد کے ہاں زیر تعلیم تھا تو مولانا جالندھریؒ تشریف لے آئے۔ حضرت مہتمم صاحبؒ نے میری ڈیوٹی حضرت جالندھریؒ کی خدمت پر لگائی، میں مولانا جالندھریؒ کا بدن دبا رہا تھا تو مولانا فرمانے لگے کہ ہاتھ تو آرائیں کے لگتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو مولانا نے میرا خاندانی پس منظر معلوم کیا، تو میں نے اپنے والد اور دادا کا تعارف کرایا تو خوش ہوئے، گرمی کا موسم تھا تو ہم نے خربوزے پیش کئے۔ خربوزے میٹھے تھے تو مولانا فرمانے لگے کہ ماشاء اللہ! خربوزے بہت میٹھے ہیں، میں نے کہا کہ ہم اور پیدا کرلیتے ہیں تو مولانا فرمانے لگے کہ آپ عبدالخالق ہیں تو بھی اپنے آپ کو خالق نہ سمجھیں.....'' رات کا آرام، قیام وطعام حافظ جی کے ہاں رہا، چک کی جامع مسجد میں عشاء اور صبح کی نماز کے بعد راقم کے درس ہوئے۔ مولانا محمد قاسم کی معیت حاصل رہی۔

خطبہ جمعہ جامع مسجد غلہ منڈی بنگلہ ڈاہرانوالہ میں: یتیم والا سے ناشتہ کے بعد بنگلہ ڈاہرانوالہ کے لئے روانہ ہوئے، جہاں خطیب مسجد مولانا محمد اجمل، پروفیسر زاہد علی سراپا انتظار تھے۔ راقم نے جمعہ کا خطبہ جامع مسجد غلہ منڈی میں دیا۔ نماز جمعہ سے فارغ ہوکر کہروڑپکا کی طرف روانہ ہوگئے۔

حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی قبر مبارک پر حاضری: حضرت حکیم العصرؒ کے متعلق مولانا حبیب الرحمٰن منتظم اعلیٰ جامعہ باب العلوم نے بتلایا کہ استاذ جیؒ نہایت ہی اجلی سیرت کے مالک تھے۔ جامعہ سے ''قوت لایموت'' وظیفہ لیتے اور وہ بھی زیادہ تر طلباء پر خرچ کردیتے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی بند کرادیا۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک شاندار لائبریری چھوڑی جو جامعہ کی لائبریری میں شامل کردی گئی ہے۔ فرمایا کہ شرعی طور پر تو میرے بھتیجے میری اشیاء کے وارث ہیں، لیکن میری توقع ہے کہ میرے بھتیجے یہ لائبریری مدرسہ کے لئے وقف کردیں گے۔ چنانچہ جب آپ کے بھتیجوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا جی تو یہ چاہتا ہے کہ آپ کی چھوڑی ہوئی کتابیں ہماری الماریوں کی زینت بنیں اور ہم ان سے علمی استفادہ کریں، لیکن چچاجی کی خواہش کے مطابق یہ کتب ہم مدرسہ کے لئے ہبہ کرتے ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے بتلایا کہ آپ کا مکان، اے سی، کرسیاں، میزیں سب مدرسہ کے مہمانوں کے زیر استعمال رہتی ہیں۔ آپ نے اپنے زیر استعمال چٹائی، قالین، مصلی وغیرہ کوئی چیز مدرسہ سے نہیں لی۔ غرضیکہ استاذ جیؒ کی چھوڑی ہوئی تمام اشیاء مدرسہ، مدرسہ کے مہمانوں اور طلباء واساتذہ کرام کے زیر استعمال ہیں۔ منتظم اعلیٰ کے حکم پر راقم نے بنات وبنین سے مختصر اور علیحدہ علیحدہ خطاب کیا۔

مدرسہ حفظ القرآن: مدرسہ حفظ القرآن قاری امیر الدینؒ نے تقسیم کے بعد قائم کیا، جس سے ہزاروں طلباء نے فیض حاصل کیا۔ اس وقت حفظ القرآن کا اہتمام وانتظام مرحوم کے فرزند ارجمند مولانا قاری عبدالرحمٰن اور پوتے سنبھالے ہوئے ہیں۔ قاری عبدالرحمٰن خیر المدارس کے زمانہ کے بڑے ساتھیوں میں سے ہیں۔ موصوف دورۂ حدیث شریف میں تھے اور راقم کی جلالین شریف تھی۔ عصر کی نماز ان کے مدرسہ میں پڑھی۔ تقریباً سارا دن باب العلوم کی نورانی فضاؤں میں گزارا۔ (جاری ہے)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

تبصرۂ کتب

(نوٹ: تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخوں کا موصول ہونا ضروری ہے۔ ادارہ)

تحریک ختم نبوت منزل بمنزل (جلد سوم)

ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضخامت: ۴۴۸ صفحات   ہدیہ: ۴۰۰ روپے

ناشر: قاضی احسان احمد اکیڈمی مدرسہ تعلیم القرآن صدیق آباد شجاع آباد۔

تحریک ختم نبوت منزل بمنزل کی تیسری جلد زیر نظر ہے، جو ۱۹۲۹ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ ۱۹۲۹ء میں نیشنلسٹ مسلمانوں نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ کی سرکردگی میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی، جس کے اہم ترین مقاصد میں استخلاص وطن کے ساتھ ساتھ قادیانیت کا تعاقب تھا۔ مجلس کو امام العصر علامہ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، مرشد المجاہدین حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی سرپرستی حاصل رہی۔ مجلس احرار نے دسیوں تحریکیں چلائیں۔ جن کا مقصد جہاں انگریزوں سے ملک کی آزادی تھی۔ وہاں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا تعاقب بھی۔ تحریک کشمیر، تحریک تحفظ ناموس رسالت، تحریک قادیان، قادیان کانفرنس، تحریک مدح صحابہ کرامؓ، تحریک تحفظ ختم نبوت سمیت دیگر تحریکوں میں مجلس احرار اسلام صف اول میں نظر آتی ہے۔ تحریک آزادی کے سلسلہ میں قادیانیوں کا کردار بھیانک رہا ہے۔ تحریک کشمیر ہو یا دیگر تحریکیں قادیانی انگریز کے ٹاؤٹ اور ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کئی ایک جماعتوں نے تحریک پاکستان میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن ان کا موقف سیاسی تھا، جب پاکستان منصۂ وجود پر آیا تو مجلس احرار اسلام، جمعیت علماء ہند، کے راہنما جو پاکستان میں تھے یا پاکستان میں ہجرت کرکے تشریف لے آئے، انہوں نے پاکستان کے وجود کو مسجد کے ساتھ تعبیر کیا اور پاکستان کی تعمیر وترقی اور آبیاری میں مصروف ہوگئے جبکہ قادیانیوں نے اپنے نام نہاد الہامات کی بنیاد پر پاکستان کی مخالفت کی اور اکھنڈ بھارت کا نظریہ پیش کیا۔ فرقان فورس کس بلا کا نام ہے؟ اس فورس نے انگریزوں کے کہنے پر تحریک کشمیر کو کیا نقصان پہنچایا۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کو پاکستان کے آخری انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے سینکڑوں ایکڑ زمین دی۔ قادیانیوں نے ربوہ کے نام پر اپنا علیحدہ شہر بسایا۔ اس جیسے دسیوں عنوانات پر ختم نبوت کے محاذ پر سالہا سال سے کام کرنے والے مبلغ ومناظر نے قلم اٹھایا ہے اور بھرپور محنت کی ہے۔ کتاب کے آخری باب میں حضرت رائے پوریؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ سجادہ نشین کندیاں شریف، مولانا محمد چراغ گوجرانوالہ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، مفکر احرار چوہدری افضل حقؒ، مولانا عنایت اللہ چشتیؒ قادیان، مولانا گل شیر شہید، مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ، مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، مولانا محمد صادق کھڈہ کراچی کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چناب نگر کانفرنس کے موقع پر تحریک ختم نبوت منزل بمنزل کی تین جلدیں ۵۰۰ روپے میں دستیاب ہوں گی۔ مذکورہ بالا کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے دستیاب ہے۔ .... (ادارہ)

سانحہ ارتحال

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جواں سال عالم دین، حافظ قرآن، مولانا مفتی محمد ارشد ایک روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار ہوکر جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کے برادر نسبتی تھے۔ مجلس کے ساتھ دیرینہ اور گہرا تعلق تھا، ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد حفظ قرآن کریم کی سعادت کے حصول کے لئے مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر کا رخ کیا۔ قاری عبدالرحمن شاکر سے قرآن کریم حفظ کیا، عربی کی ابتدائی کتابیں مدرسہ عربیہ ماں کوٹ میں پڑھیں، بعدازاں استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمدؒ بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے قائم کردہ ادارہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ میں حضرت مولانا سیف اللہ خالد مدظلہ کے زیرسایہ درس نظامی مکمل کیا۔ دوران طالب علمی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین چناب نگر میں ۲۰ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس میں بھی حصہ لیا۔ درس نظامی کی تکمیل کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں سہ ماہی کلاس میں داخلہ لے کر مزید رد قادیانیت پر اپنے اندر نکھار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بعدازاں جامعہ دارالعلوم کبیروالا میں تخصص فی الفقہ میں داخلہ لے کر تکمیل تک خوب محنت اور لگن سے علمی سلسلہ جاری رکھا۔ تربیتی ایام کے دوران قادیانی کتب کی تخریج کے فرائض انجام دیتے ہوئے، احتساب قادیانیت کے سلسلہ میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی معاونت کی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ابتداء سے ہی ختم نبوت کے کام میں دلچسپی نصیب فرمائی۔ ان دنوں گاؤں کے قریب مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے اور حادثہ کے وقت بھی مدرسہ ہی جارہے تھے کہ وقت پورا ہوگیا اور حادثہ کا شکار ہوکر اپنی حقیقی منزل سدھار گئے۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی، اپنے آبائی گاؤں میں پیوند خاک کردیئے گئے۔ حق تعالیٰ کامل مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مولانا قاضی احسان احمد)

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۶)

حافظ عبیداللہ

مسلسل روزے، فاقہ کشی، چلہ کشی اور تجرد کا زمانہ:

سیالکوٹ کی ملازمت ترک کر کے جب مرزا قادیانی کا واپس قادیان آنا ہوا تو اس نے ایک مدت تک گوشہ نشینی اختیار کر لی اور بیوی، بچوں سے قطعی طور پر کنارہ کشی اختیار کر کے مردانہ نشست گاہ تک محدود ہوگیا، لوگوں کی نظروں سے چھپ کر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے اور کھانا پینا تقریباً ختم کر کے چلہ کشی کرنے لگا، اس فاقہ کشی کا اثر یہ ہوا کہ بھوک کی وجہ سے اسے عجیب وغریب رنگ برنگے روشنی کے ستون اور روحیں نظر آتی تھیں جسے مرزا قادیانی اپنا کشف سمجھنے لگا، مرزا کے مطابق اس کے خواب میں ایک نورانی صورت بزرگ آگئے تھے جنہوں نے اسے مسلسل روزے رکھنے کی ترغیب دی تھی، آیئے مزید تفصیل مرزا کی زبانی جانتے ہیں:

"...... سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے، پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اس طرح تمام دن روزے میں گزارتا اور بجز خدا کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہیں، پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھالیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں، بہتر ہے کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں، ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین وعلی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز وسرخ ایسے دلکش دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے، وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔" (ریویو آف ریلیجنز، ج:۵، نمبر:۶، صفحات:۲۲۴، ۲۲۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

آگے لکھا:

"غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع واقسام کے مکاشفات تھے۔" (حوالہ مذکورہ، ص:۲۲۵)

پھر خود مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا غور سے پڑھئے گا:

"لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا، میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گزری یا دوسرے امراض سل یا دق وغیرہ میں مبتلا ہوگئے، انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں، پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز، ج:۵، نمبر:۶، صفحات:۲۲۵، ۲۲۶، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

مرزا کا یہ بیان ذہن میں رکھیں، آگے ہم مختصر طور پر مرزا قادیانی کے ان امراض کا ذکر کریں گے جو اسے لاحق تھے، خود مرزا نے اپنے آپ کو دائم المرض بتایا ہے، ہسٹیریا وغیرہ کے دورے اسے پڑتے تھے، مراق اور سل کا مرض اسے لاحق تھا، اپنی اس چلہ کشی سے لاحق ہونے والی کمزوری کو دور کرنے کے لئے طرح طرح کے مقوی نسخے استعمال کرتا تھا، ایک نسخہ تو خاص طور پر زرد جام عشق کے نام سے مشہور ہے۔

دماغی خلل یا سادگی؟

آیئے اب ایک نظر مرزا قادیانی کے معمولات

زندگی پر ڈالتے ہیں:

"بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوتے تھے، بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔" (سیرۃ المہدی، ج اول، حصہ دوم، ص:۱۲۷، روایت نمبر ۴۴۷، نیا ایڈیشن)

"آپ کا لباس آخر عمر میں چند سال سے بالکل گرم وضع کا ہی رہتا تھا، یعنی کوٹ اور صدری اور پاجامہ گرمیوں میں بھی گرم رکھتے تھے اور یہ علالت طبع کے باعث تھا۔ سردی آپ کو موافق نہ تھی، اس لئے اکثر گرم کپڑے رکھا کرتے تھے۔" (سیرۃ المہدی، حوالہ سابقہ)

"کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو اتار کر تکیے کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کے لئے الگ جگہ پر ٹانگ دیتے ہیں، وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔" (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ دوم، ص:۲۱۹، روایت نمبر ۴۴۷، نیا ایڈیشن)

کرتہ ململ کا، اس پر گرم صدری اور کوٹ اور وہ بھی گرمیوں میں:

"بدن پر گرمیوں میں عموماً ململ کا کرتہ استعمال فرماتے تھے، اس کے اوپر گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتے تھے، پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا۔" (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۶۰، روایت نمبر ۸۳، نیا ایڈیشن)

الٹا سیدھا جوتا:

"ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی (یعنی بند بوٹ نما جوتا: ناقل) لے آیا، آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے کہ ان کی (غالباً انگریز کی: ناقل) کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے (کوئی چیز میں انگریز کا بنایا ہوا نبی بھی داخل ہے: ناقل) والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے، مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے، اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔" (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۶۰، روایت نمبر ۸۳، نیا ایڈیشن)

"ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی: ناقل) اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیتاً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔" (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ دوم، ص:۳۲۳، روایت نمبر ۳۷۸، نیا ایڈیشن)

مٹی اور گڑ کے ڈھیلے ایک ساتھ:

مرزا کی کتاب براہین احمدیہ، حصہ اول تا چہارم کا ایک ایڈیشن شائع ہوا تھا، جس کے ساتھ مرزا قادیانی کے ایک مرید معراج الدین عمر کا لکھا ہوا ایک مضمون بنام "حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات" بھی شائع ہوا تھا (بعد والے ایڈیشنوں سے یہ مضمون نکال دیا گیا: ناقل) اس مضمون میں مرزا کا یہ مرید لکھتا ہے:

"آپ کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی ہے، اس زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھا کرتے تھے۔" (مسیح موعود کے مختصر حالات، ص:۶۷، ملحقہ براہین احمدیہ حصہ اول تا چہارم قدیم ایڈیشن)

بچی کو شربت کی جگہ چنبیلی کا تیل پلا دیا:

مرزا قادیانی کی ایک لڑکی تھی جس کا نام عصمت تھا جو بعد میں ہیضہ سے فوت ہوگئی، اسے شربت بہت پسند تھا، اس لئے مرزا قادیانی اس کے لئے شربت کی بوتل ہمیشہ پاس رکھا کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد بروایت ڈاکٹر محمد اسماعیل بیان کرتا ہے کہ:

"رات کو وہ اٹھا کرتی تو کہتی ابا شربت پینا ہے، آپ فوراً اٹھ کر شربت بنا کر اسے پلا دیا کرتے تھے۔ ایک روز لدھیانہ میں اس نے اسی طرح رات کو اٹھ کر شربت مانگا، حضرت صاحب نے اسے شربت کی جگہ غلطی سے چنبیلی کا تیل پلا دیا، جس کی بوتل اتفاقاً شربت کی بوتل کے پاس ہی پڑی تھی، لڑکی بھی وہ شربت پی کر سو رہی۔ صبح جب تیل کم اور گلاس چکنا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہوگئی ہے مگر خدا کے فضل سے نقصان نہیں ہوا۔ (شاید اس بچی کو ہیضہ اسی وجہ سے ہوا ہو؟)۔" (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ ۵۷۷، روایت نمبر ۷۹۸، نیا ایڈیشن)

گھڑی پر وقت دیکھنے کا انداز:

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو جیبی گھڑی تحفہ دی۔ حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک ہندسے یعنی عدد سے گن کر

وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے اور گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتے تھے .....‘‘ (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۱۶۵، روایت نمبر ۱۶۵، نیا ایڈیشن)

گھڑی رکھنی بھی ضرور ہے:

’’گھڑی بھی ضرور آپ اپنے پاس رکھا کرتے مگر اس کی کنجی دینے میں اکثر ناغہ ہو جاتا اس لئے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا (جناب کی ٹھیک کون سی چیز تھی؟ ناقل) اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی اس لئے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیا کرتے۔ گھڑی کو ضرورت کے لئے رکھتے نہ زیبائش کے لئے۔‘‘ (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ دوم، ص:۴۱۷، روایت نمبر ۴۴۷، نیا ایڈیشن)

چابیاں اور ریشمی ازار بند:

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا ہوتا تھا باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بندھوا لیتے تھے اور چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھتے تھے جو بوجھ سے بعض وقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی: ناقل) عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے کہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو، سوتی ازار بند میں آپ سے بعض دفعہ گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔‘‘ (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۴۹، روایت نمبر ۶۵، نیا ایڈیشن)

نیند میں باتیں کرنا اور نسوانی چوکیدار:

مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی: ناقل) کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا، اس وقت رات کے بارہ بجے تھے، ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو، منشیانی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔‘‘ (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ سوم، ص:۶۲۵، روایت نمبر ۷۸۶)

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیصل

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجونِ قوتِ اعصاب زعفرانی

133 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	[illegible]	[illegible]
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	[illegible]	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	[illegible]	زنجبیل	ماجو	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	[illegible]	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل بہی	الائچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

فیصل FOODS شارب ایڈز ڈی گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد

اسلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

بتاریخ **27,28** اکتوبر 2016 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

35 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

ان شاء اللہ

زیرِ نگرانی
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
حضرت مولانا ولی ابن ولی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیرِ صدارت
استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

توحید باری تعالیٰ — سیرت خاتم الانبیاء ﷺ — عقیدہ ختم نبوۃ — حیات عیسیٰ علیہ السلام

عظمت صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم — اتحادِ امت — اور ظہورِ مہدی علیہ الرضوان

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ، قائدین و دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552